گزشتہ سے پیوستہ

The Kneeling Christian

باب-7: میں کیسے آہیں بھر کر دعا کروں؟

Must I Agonize?

پولُس رسول ہماری صلاح کاری کرتا ہے کہ کیسے اس نے دعا مانگی! ''میں کیا کروں؟'' ایسا کہنے پر اسے آسمان سے کیا جواب ملا؟ اس نے دنیا کے تمام ایمانداروں کو اس جواب سے آگاہ کیا ہے جو اسے آسمان سے ملا یعنی دعا کے تعلق سے خدا نے جو بات اسے کہی اس نے اس پر عمل کیا اور ہمیں بھی ان پر عمل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ وہ یہ کہتا ہے، "پس خدا کے برگزیدوں کی طرح جو پاک اور عزیز ہیں دردمندی، مہربانی اور فروتنی اور حِلم اور تحمل کا لباس پہنو۔ ---اور ان سب کے اوپر محبت کو جو کمال کا ٹپکا ہے باندھ لو۔ اور مسیح کا اطمینان--- تمہارے دلوں پر حکومت کرے اور تم شکر گزار رہو۔ مسیح کے کلام کو اپنے دلوں میں کثرت سے بسنے دو--- اور کلام یا کام جو کچھ کرتے ہو وہ سب خداوند یسوع کے نام سے کرو اور اسی کے وسیلے سے خدا باپ کا شکر بجا لائو۔" (کُلسیوں 3:12-17)

دعا کی پیمائش وقت سے نہیں بلکہ اس کی شدت سے کی جاتی ہے جو لوگ خدا کے طلب گار ہیں وہ جب دعائیہ ہائیڈ جیسے لوگوں کے بارے میں پڑھتے ہیں تو پھر ضرور فکر مند ہو کر پوچھتے ہیں کہ ''کیا مجھے بھی ایسے دعا مانگنے کی ضرورت ہے؟'' یا پھر کسی ایسے شخص یا گروہ کے بارے میں سنتے ہیں جو خدا کے حضور دن رات گھٹنوں کے بل دعا میں جھکے رہتے ہیں وہ کھاتے بھی کبھی کبھی اور سونے میں بھی زیادہ وقت صرف نہیں کرتے بلکہ وہ تمام وقت دعا میں ہی گزارتے ہیں تو پھر وہ فطری طور پر یہ سوچنے لگتے ہیں کہ ''کیا ہمیں بھی یہ سب کرنے کی ضرورت ہے یعنی کیا ہمیں بھی ایسے ہی دعا مانگنے کی ضرورت ہے؟'' ہمیں یہ یاد رکھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے کہ وہ دعائیہ لوگ وقت دیکھ کر دعا نہیں مانگتے بلکہ وہ ہر وقت دعا کو ترجیح دیتے ہیں اور وہ دعا مانگنے سے رک نہیں سکتے۔ شاید کچھ لوگ سوچتے ہوں کہ جیسے پہلے کہا گیا کہ وہ پرانے دعائیہ سورما جیسے دعا مانگتے تھے ویسے ہمیں بھی دعا مانگنے کی ضرورت ہے۔ نہیں میرے عزیز ویسی سوچ کو ہرگز موقع نہ دیں اور نہ ہی ایسا خوف دل میں لائیں۔ صرف ویسے ہی دعا مانگیں جیسے خدا آپ کی راہنمائی کرتا ہے۔ ان باتوں کے بارے میں سوچیئے اور دعا مانگیں جو خدا آپ کے ذہن میں ڈال رہا ہے۔ کیونکہ ہمارے خداوند یسوع نے ہمیں دعا مانگنے کے لیے اس وجہ سے بولا ہے یعنی حکم دیا ہے تا کہ ہم اپنے پیارے آسمانی باپ سے محبت بھری گفتگو کریں تا کہ ہماری

محبت اس سے بڑھتی جائے۔ دعا کوئی بوجھ نہیں ہے اس کو بوجھ سمجھ کر مت اٹھایئے! یہ کوئی نوکری بھی نہیں ہے جس کو قرض کی طرح اتارتے رہنا ہے، بلکہ یہ تو وہ خوشی اور قوت ہے جس کے ذریعے ہم خدا کی قوت وقدرت اور خوشی میں شریک ہوتے ہیں، اور اپنے پیارے آسمانی باپ کی محبت کا نزدیکی سے تجربہ کرنے کا نام ہے۔ اس محبت کی کوئی حد نہیں **"تاکہ ہم اس فضل کو حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے۔"** (عبرانیوں 16:4)

کیا ہمیں یہ محسوس نہیں ہوتا کہ ہر وقت ہی ہماری ''ضرورت کا وقت'' ہے۔ اس لیے ہمارے خداوند نے ہمیں کہا کہ ''ہر وقت دعا کرو۔'' یہ ایک بلاوا ہے چیلنج ہے للکار ہے کوئی حکم نہیں ہے خداوند خود بھی اس میں شریک ہوا اور ہمیں بھی اس میں شریک ہونے کے لیے بلا رہا ہے۔ کیا کسی بچے کا باپ کے پاس آ کر اس سے کچھ کہنا یا مانگنا کوئی بوجھ ہے؟ کیا باپ خوشی اور محبت سے بھر کر بچے کی ضروریات کو بہترین طریقے سے پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتا؟ وہ اپنے بچے کو ہر مشکل اور تکلیف سے بچا کر رکھے گا اور اس کی تمام ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن ایسا تو زمینی باپ بھی کرتے ہیں تو پھر سوچیے کہ آسمانی باپ جو ہم سے بے انتہا پیار کرتا ہے اور خداوند یسوع ہمارا بڑا بھائی ہے جو ہم سے بے انتہا پیار کرتا ہے اور خداوند یسوع ہمارا بڑا بھائی ہے جو ہم سے بے انتہا پیار کرتا ہے وہ ایسا دوست ہے جو تمام زمینی دوستوں سے کہیں زیادہ پیار کرتا ہے وہ کتنا زیادہ نہ کرے گا؟ اس لیے خداوند یسوع نے ہمارے ہر ڈر، خوف، جھجھک کو ختم کرنے کے لیے یہ کہا کہ ''تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے۔'' تاکہ ہم بلا جھجھک اپنے آسمانی باپ پر بھروسہ کریں اور اپنی ہر ضرورت اس کے سامنے رکھیں۔ اسکول کا استاد بچے کو گھر کا کام نہ کرنے یا چھٹیاں کرنے پر ڈانٹ سکتا یا برا بھلا کہہ سکتا ہے مگر باپ گھر کی ساری صورتحال سے واقف ہے۔ اسے معلوم ہے کہ کوئی بیماری، غربت یا پریشانی بچے کو کام میں کیسے رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ ہمارا آسمانی باپ ہم سے بے حد پیار کرتا ہے اور وہ سب جانتا ہے۔ ہم سے کئی خدا باپ کی محبت اور شفقت میں بھی **"بیٹھتے ہیں"** (زبور 2:23) آرام اور اطمیناں فراہم کرتا ہے تاکہ ہم اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھائیں کیا پھر بھی ہم زیادہ دیر دعا میں ٹھہرتے ہیں؟ کیونکہ یہ ہمارے کام کی ضرورت ہے یعنی خدمت کے ہر شعبے کے لیے دعا کی اشد ضرورت ہے۔ لوگ ہمیں روحانی قائد مانتے ہیں ہم دوسروں کو سکھاتے ہوں گے لیکن خدا نہ کرے کہ ہم دعا نہ مانگنے کے گناہ میں گرفتار ہوں (۱۔ سموئیل 23:12)۔ جی ہاں میرے عزیزو یہ ہمارا کام ہے یعنی دعا مانگنا ہمارا کام ہے اس کو پورے دل سے سرانجام دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ کیونکہ جب ہم روحوں کا بوجھ دل پر محسوس کریں گے تب ہم کبھی نہیں کہیں گے کہ ''مجھے کتنی دیر دعا مانگنی چاہیے؟'' ہم

سب اس بات سے واقف ہیں کہ دعائیہ زندگی کی راہ میں کتنی رکاوٹیں حائل ہوتی ہیں بہت سے بہانے، شکوے، اور شکایات ہوتی ہیں جو ہمیں دعا مانگنے سے روک رہی ہوتی ہیں۔ لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ ان تمام وجوہات کے پیچھے کیا بات پوشیدہ ہوتی ہے؟ ان کے پیچھے ایک ہی شدید خواہش ہوتی ہے کہ خدا کی مرضی کو جانا جائے اور کیسے اس کی مرضی کو پورا کرنے کے لیے دعا مانگی جائے۔ بہت سے لوگ پوشیدگی میں دعا نہیں کر پاتے کیونکہ ان کے گھروں میں جگہ نہیں یا زیادہ وقت کام پر ہوتے ہیں۔ مائیں دعا نہیں کر پاتیں، گھروں میں کام کرنے والے اور کام کرنے والیاں بہت زیادہ مصروف ہوتی ہیں پھر گھر کے کام، کھانا بنانا، برتن دھونا، کپڑے دھونا، صفائی ستھرائی اور پھر تھکاوٹ اتنی کہ دعا کرنے کا وقت ہی نہیں بچا۔ بہت سے لوگ دو دو یا تین تین نوکریاں کرتے ہیں ان کو سونے کا وقت بھی پورے طور پر میسر نہیں آتا اس لیے وہ دعا نہیں مانگ پاتے۔ تو میرے عزیزو! آپ نے مسیح کو نجات دہندہ قبول کیا ہے تو خدا ہمارا باپ ہے جو آپ سے بے پناہ پیار کرتا ہے وہ کوئی امتحان لینے کے لئے نہیں کھڑا۔ اگر آپ کے پاس دعا مانگنے کا وقت نہیں اور نہ ہی پوشیدگی میں دعا کر پاتے ہیں تو پھر صرف اس کو سب کچھ بنا دیں کہ آپ کن حالات سے گزر رہے ہیں تو پھر آپ جانیں گے کہ آپ دعا ہی مانگ رہے ہیں! اب جو لوگ چرچ جا کر دعا نہیں مانگ پاتے تو ذرا ہم پَولُس رسول کی زندگی پر تھوڑا غور کریں خاص طور پر اس کی دعائیہ زندگی پر غور کیجئے۔ کیا خدانخواستہ آپ کو کبھی قید میں بیٹھ کر کچھ لکھنا پڑا؟ لیکن پَولُس کی زیادہ تر دعائیں تو زنجیروں میں یا کال کوٹھڑیوں سے ہی لکھی ہوئی ہم تک پہنچی ہیں۔ وہ ایل بار تو ایک رومی فوجی کے ساتھ دن رات بندھا ہوا تھا ذرا ذہن میں اس کی حالت کا اندازہ کیجئے۔

اپفراس کبھی کبھار اس سے ملنے جاتا اور اس کے ساتھ دعا میں شامل ہوتا لوقا طبیب بھی کئی بار وہیں ہوتا۔ اب سوچیے کہ وہاں پوشیدگی میں دعا مانگنے کی پَولُس کے پاس کونسی جگہ ہے؟ لیکن وہاں یہ تینوں افراد دعائیہ میٹنگ کر رہے ہیں اور زبردست دعائیں ہو رہی ہیں! ہم لوگ یعنی میں اور آپ تو پَولُس کی طرح قید نہیں ہیں کبھی کبھار ہم اکیلے نہیں ہوتے یا شاید زیادہ تر اکیلے نہیں رہ پاتے تو پھر بھی ہمارے ہاتھ، ہمارے دل ہمارے ہونٹ تو قید نہیں تو پھر دعا مانگنے میں کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہتی۔ اب کچھ لوگ شکایت کرتے ہیں کہ دعا کس حالت میں مانگی جائے؟ میرے عزیزو! ہم جس حالت میں بھی ہوں خدا ہماری ضرور سنتا ہے چاہے ہم بیٹھ کر دعا مانگیں، کھڑے ہو کر، گھٹنوں کے بل ہو کر، آرام کرتے ہوئے، کام کرتے ہوئے، پیدل چلتے ہوئے، سجدہ کرتے ہوئے بھی دعا مانگیں وہ ضرور سنے گا۔ میں اس بات سے اچھی طرح واقف ہوں اور آپ بھی اِتفاق کریں گے کہ خدا کچھ لوگوں کو کبھی کبھی خاص توفیق دیتا ہے کہ وہ آرام کے وقت میں

سے بھی دعا کے لئے وقت نکالیں۔ایک بار میں نے بھی ایسا کیا کہ صبح جلدی اٹھ کر دعا مانگوں اور کچھ دنوں تک ایسا کیا بھی مگر پھر اچانک یہ محسوس کیا کہ روزمرہ کے تمام کام اس سے متاثر ہونے لگے کیونکہ پھر شام کو ہی مجھے نیند آنے لگتی اور میں صحیح طور سے کام نہیں کر پا رہا تھا۔اس لیے جب میں نے واپس اپنی پرانی روٹین کے مطابق دعا مانگنا شروع کی تب سب کام بھی خوش اسلوبی سے ہونے لگے بلکہ میں زیادہ دل کے بوجھ سے دعا مانگنے لگا۔ہمیں خدا کا الہام کیا کہتا ہے کہ "بلاناغہ دعا کرو۔' (۱۔تھسلنیکیوں 17:5) اور خداوند نے پہلے ہی فرمادیا تھا کہ، "اس وقت ہر گز مایوس نہ ہونا اور ہر وقت دعا کرنا۔" (لُوقا 1:18) اس کا مطلب خداوند نے ہرگز یہ نہیں کہا کہ ہر وقت گھٹنوں کے بل جھکے رہیں بلکہ ہمارے دل ہر کام کرتے ہوئے بھی خداوند کے حضور جھکے رہیں اور دعا کے وقت لازمی طور پر صدقِ دِل سے دعا مانگیں اور کبھی مایوس نہ ہوں۔کیونکہ ہمیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہم "کوشش میں سستی نہ کریں۔" (رومیوں 11:12)۔پَولُس رسول مزید یہ کہتا ہے کہ، "جس طرح ہم نے تم کو حکم دیا چپ چاپ رہنے اور اپنا کاروبار کرنے اور اپنے ہاتھوں سے محنت کرنے کی ہمت کرو تاکہ باہر والوں کے ساتھ شایستگی سے برتاؤ کرو اور کسی چیز کے محتاج نہ ہو۔" (۱۔تھسلنیکیوں 4:11-12) اور جو لوگ جان بوجھ کر محنت کرنے سے گھبراتے یا دور رہتے ہیں ان کے لیے پَولُس رسول یہ کہتا ہے "جسے محنت کرنا منظور نہیں وہ کھانے بھی نہ پائے۔" (۲۔تھسلنیکیوں 10:3) تمام دن کام کرنے والوں کے لیے بھی بہت سے مواقع ہوتے ہیں جب وہ دعا مانگ سکتے ہیں۔کیونکہ ہم سب کے پاس بے شمار مواقع نکلتے ہیں۔کہ ہم ''پاک ہاتھوں کو اٹھا کر دعا مانگیں،'' یا اپنے ''دلوں کو پانی کی مانند'' اپنے باپ کے سامنے اُنڈیل دیں تو پھر دیر کس بات کی؟ آیئے ہم ابھی دعا مانگیں اور ہر روز بلاناغہ اپنے نجات دہندہ کی حمد وستائش کریں۔ہم کپڑے بدلتے ہوئے دعا مانگ سکتے ہیں۔ہم منہ ہاتھ دھوتے ہوئے بھی دا مانگ سکتے ہیں۔اپنے آئینے پر کاغذ کا ایک ٹکڑا چپکا دیں جس پر لکھا ہو کہ ''بلاناغہ دعا کرو۔'' آپ ورزش کرتے ہوئے دعا مانگیں، ڈیوٹی پر جاتے ہوئے دعا مانگیں۔کھانا بناتے ہوئے دعا مانگیں، کھانا کھانے سے پہلے دعا مانگیں، کھانے کے فوراً بعد دعا مانگیں، سفر کرتے ہوئے دعا مانگیں، گھر سے جاتے ہوئے دعا مانگیں، گھر واپس آتے ہوئے دعا مانگیں، کام کرتے ہوئے دعا مانگیں، برتن دھوتے، کپڑے دھوتے ہوئے دعا مانگیں، کچھ لکھتے ہوئے دعا مانگیں، گھر کی صفائی ستھرائی کرتے ہوئے دعا مانگیں۔کیونکہ ہر روز ہمارے لیے عیدِ قیامت المسیح ہے، تو پھر دعا مانگنا بھی ہمارے لیے عید کی

مانند ہے۔ میرے عزیز بھائیو، بہنو، بچو اور بزرگو! مجھے ایک بات بتائیے کہ جب ہمارا کوئی اپنا، پیار کرنے والا ہمیں دیکھ رہا ہوتا ہے تو کیا ہم اچھے طریقے سے کام نہیں کرتے؟ کیا ہم ہر کام پر گہری توجہ لگا کر اپنے پیارے کو خوش کرنے کی کوشش نہیں کرتے؟ جی ہاں بالکل ہم ہمیشہ جی جان اور لگن سے کام کرنے کی کوشش کر کے اپنے پیارے کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو سوچیے ہمارا سب سے پیارا ہمارا خداوند یسوع مسیح اور ہمارا پیارا آسمانی باپ ہمیں ہر کام کرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں تو پھر ہمیں کیسے کام کرنا چاہیے؟ جب ان کی نگاہ ہم پر ہے تو ان کی قدرت بھی ہمیں مُیسر ہے۔ پَولُس رسول کے دل میں یہ بات موجود تھی کہ دعا بلا ناغہ کرنی ہے کیونکہ وہ کہتا ہے، **"خداوند نزدیک ہے" اور "کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دعا اور منت کے وسیلے سے شکر گزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں۔"** (فلپیوں 4:5-6)۔ کسی بات سے کیا مراد ہے؟ اس سے یہ بات مکمل طور پر واضح ہے کہ ہر ایک بات یعنی معاملے کے بعد بھی ہم ہر معاملے کو دعا بنا سکتے اور خداوند کی حمد کر سکتے ہیں جو ہمارے قریب ہے۔ ہم خداوند کی اس قربت کو خداوند کی دوسری آمد کی نزدیکی تک ہی محدود کیوں رکھیں؟ یہ کیسی بابرکت بات ہوگی کہ ہم یہ سمجھ لیں کہ ہم ایسے خدا سے دعا مانگتے ہیں جو ہمارے قریب ہے کیونکہ خداوند نے آسمان پر صعود فرمانے سے پہلے یہ فرمایا تھا کہ **"دیکھوں میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔"** (متی 28:20) خدا کے زبردست خادم سر تھامس براؤنی جو ایک زبردست ڈاکٹر بھی تھے انہوں نے خداوند سے وعدہ کیا کہ وہ ہر ایسی جگہ بھی دعا مانگیں گے جہاں ان کو تھوڑی دیر کے لیے بھی خاموشی ملے گی۔ اور پھر انہوں نے کوئی گھر، کئی گلی، کوئی محلّہ دعا کے بغیر نہیں چھوڑا۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ کوئی گلی، کوئی گھر، اِترائی، چڑھائی ایسی نہیں تھی جو ان کی دعا کی گواہ نہ ہوئے، اور ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میں کسی بھی جگہ خدا کو بھولا ہوں۔ میں جس شہر یا عبادت گاہ گیا وہاں بھی لازمی دعا مانگی۔ میں بلا ناغہ اپنے مریضوں اور تمام مریضوں کے لیے بھی دعا مانگتا ہوں۔ اور ہر گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا مانگتا ہوں کہ، خدا کا فضل اور اطمینان ہمیشہ خاندان پر رہے۔" پیغام سنانے کے بعد وہاں کی کلیسیاء اور پاسبان کے لیے بھی خصوصی برکت کی دعا مانگتا ہوں۔" اب ہم یہ سوچیں کہ خداوند کے ساتھ ایسی رفاقت کتنی مبارک ہے کہ ہر گھڑی اس سے بات چیت کرتے رہیں۔ کیونکہ ہم سمجھ چکے ہیں کہ دعا مانگنا ایسے ہی ہے جیسے ایک چھوٹا سا بچہ اپنے پیار کرنے والے باپ سے کسی بات

کی خواہش کرے یا درخواست کرے۔لیکن ہمارا مخالف اور جانوں کا دشمن ہر ممکنہ طریقہ استعمال کر کے ہمیں خدا کے ساتھ یعنی اپنے پیارے آسمانی باپ کے ساتھ رفاقت رکھنے اور دعا مانگنے سے روکنے کی کوشش کرتا ہے، تا کہ ہم ایمان سے بھرپور دعا نہ کر پائیں۔ اس کا سب سے بڑا ہتھیار یہ ہوتا ہے کہ وہ ہمارے دلوں کو خدا کی سوچوں کے بجائے ہماری ضرورت کی سوچوں سے بھرنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ ہم فکرمند ہو کر دعا میں توجہ نہ لگا پائیں بلکہ فکر کرتے ہوئے دعا میں تھوڑا سا وقت گزاریں اور یہ بھول جائیں کہ خدا ہماری ہر ضرورت کو اپنی دولت کے موافق جلال سے پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ یا پھر شیطان کی کوشش ہوتی ہے کہ برکات یا نعمتیں دینے والے کی بجائے ہم صرف برکات یا نعمتوں پر توجہ رکھیں یا ہم صرف زبانی دعائیں مانگیں یعنی ایسی دعائیں جو پورے دل سے مانگی نہ گئی ہوں۔ کیونکہ ہم کسی کے لیے دعا مانگتے ہیں تو اس کے معاملات کو دعا کے بعد بھول بھی جاتے ہیں۔ شیطان ہماری توجہ خدا پر قائم نہیں رہنے دیتا اور نہ ہی چاہتا ہے کہ ہم خدا پر توجہ لگائے رکھیں! اس لیے ہم آپ سب کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ خدا کے جلال، قدرت اور اس کی حضوری پر توجہ مرکوز کریں اور اس کے بعد اپنی ہر درخواست اس کے حضور پیش کریں۔ کیونکہ اگر شیطان نہ ہوتا تو پھر دعا میں کوئی مشکل نہ ہوتی۔ لیکن ہم یہ سوچتے ہیں کہ جتنی مشکلات اس نے کھڑی کی ہیں وہ ہماری تربیت کرتی ہیں کہ ہم زیادہ جذبے اور دل کے بوجھ سے دعائیں مانگیں۔ لیکن ہمارا دشمن ہماری دعاؤں کو ہی مشکل بنانا چاہتا ہے۔ اسی لیے ہم میں اکثر لوگ یہ کہتے ہوئے ملیں گے کہ خداوند یسوع نے ہمیں زیادہ بک بک کرنے سے منع کیا ہے۔ لندن کے ایک مشہور بشپ نے ایک بار کہا، ''خدا اپنا اور ہمارا وقت لمبی دعاؤں میں ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ ہمیں خدا کے ساتھ صرف کاروباری انداز میں دعائیں رکھنی چاہیں صرف اپنی ضرورت بتائیں اور پھر چھوڑ دیں۔'' لیکن کیا ہمارے اس دوست نے یہ سوچا کہ خدا صرف ہماری ضرورتیں ہی جاننا چاہتا ہے؟ تو پھر شاید دعا کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہے گی کیونکہ لکھا ہے کہ،

''تمہارا آسمانی باپ تمہارے مانگنے سے پہلے جانتا ہے کہ تم کن چیزوں کے محتاج ہو۔'' (متی 8:6) لیکن یہ بات ہمارے خداوند نے شاگردوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہی تھی کہ وہ زیادہ سے زیادہ دعا مانگیں۔ ہم جانتے ہیں کہ خداوند نے جن لمبی دعاؤں سے منع کیا وہ صرف دکھاوے کی دعائیں تھیں اور اپنے آپ کو راستباز ثابت کرنے کی کوشش تھیں۔ (متی 14:23) اور (لوقا 47:20) لیکن شاید ہماری دعائیہ میٹنگز میں بھی کئی دعائیں خداوند کو پسند آنے والی نہ ہوں۔ ہوسکتا ہے وہ دکھاوے کی دعائیں ہوں۔ ہوسکتا ہے وہ دعائیہ میٹنگ کے خاتمے کی دعائیں ہوں! لیکن خداوند نے کبھی بھی مخلصانہ اور دل کے بوجھ

سے مانگی گئی لمبی دعاؤں پر اعتراض نہیں کیا۔ ایسی ایک دعا کا ذکر (لوقا 12:6) میں کیا گیا ہے۔ ہم سب یہ بھی جانتے ہیں کہ خداوند اکثر صبح ہونے سے کافی پہلے دعا میں ٹھہرتے اور کئی بار رات رات بھر دعا میں گزارتے تھے۔ (مرقس 35:1) اب آپ سوچیے اور اندازہ کیجئے کہ کامل انسان جس میں کوئی غلطی نہیں وہ کتنی دیر دعا میں ٹھہرتا تھا اور ہم لوگ کتنی دیر دعا مانگتے ہیں۔ آپ تاریخ کا مطالعہ کریں تو پتہ چلے گا کہ خدا کے وہ مقدسین جن کی راتیں زیادہ دعا میں گزرتی تھیں ان کے دن لوگوں کے درمیان خدا کی قدرت کا اظہار کرتے گزرتے تھے۔ جب ہمارے خداوند ہمارے منجی نے اپنے آپ کو دعا مانگنے سے نہیں روکا تو پھر ہم کیوں اس اہم ترین کام کو نظر انداز کیے ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہ دعا نہ بھی مانگتا تو کوئی بات نہیں تھی۔ اس کی خدمت بہت زیادہ تھی، لوگ اس سے ملنے کے لیے بے تاب ہوتے تھے۔ اس کے پیچھے پیچھے بھیڑ چلتی تھی، لوگ اس پر گرے پڑتے تھے۔ لیکن وہ اکثر شام کو اس بھیڑ اور شاگردوں سے بھی الگ ہو کر پہاڑ پر دعا مانگنے چلا جاتا تھا۔ (متی 23:14) حالانکہ کئی بار تو لوگ اپنی بیماریوں سے چھٹکارا پانے اور اس کی باتیں سننے کے لیے اس کے پیچھے لگے رہتے مگر یسوع ان سے الگ ہو کر ویرانے میں جا کر دعا مانگتا تھا۔ (لوقا 5:15-16)۔

اس کی کیا وجہ تھی کہ خداوند نے ایسا کیا؟ کیونکہ وہ ثابت کر رہا تھا کہ دعا مانگنا ''خدمت کرنے سے کہیں بڑھ کر ہے۔ ہم اکثر کہتے اور سنتے ہیں کہ ہم دعا نہیں کر پاتے کیوں کہ ہم بہت مصروف ہیں۔ لیکن ہمارا خداوند ہم سے کہیں زیادہ مصروف ہونے کے باوجود زیادہ دعا مانگا کرتا تھا۔ اور بعض دفعہ تو وہ صرف کھانے کے وقت ہی آرام کرتا تھا (مرقس 20:6) اور بعض دفعہ وہ بالکل بھی آرام نہیں کر پاتا تھا (مرقس 31:6) مگر وہ دعا مانگنے کے لیے وقت ضرور نکالتا اور کئی بار تو گھنٹوں دعا میں گزارتا تھا۔ تو پھر سوچیے کہ جب ہمارے نجات دہندہ نے اتنی زیادہ دعا مانگی جس کو ضرورت بھی نہیں تھی تو پھر ہمیں کتنی زیادہ دعا مانگنے کی ضرورت ہے؟ یعنی ایک سر بسجود مسیحی ہی بھرپور مسیحی زندگی کا تجربہ کرتا ہے۔ میرا مقصد آپ لوگوں کو سچائی بیان کرنا ہے تاکہ آپ سب بھی دعا کے اس گہرے تجربے سے گزریں جس کی خداوند مانگ کرتا ہے۔ چارلس سپرجن نے ایک بار کہا تھا، ''ہمیں کبھی بھی بے کار کوششیں کر کے وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ خداوند کو وہ بات فوری بتا دیں جو ہم اس سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے کوئی عمدہ الفاظ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ خدا سے براہِ راست سادہ الفاظ میں وہ چیز مانگیں جس کی ضرورت ہے۔ اور خدا سے اس کے کلام کے وعدوں کے مطابق مانگیں اور پھر ویسے توقع رکھیں جیسے بنک میں چیک کیش کرواتے وقت آپ کو روپے ملنے کی یقین دہانی ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم ہر کاؤنٹر پر جا کر ہر کلرک سے پوچھتے

نہیں رہتے کہ پیسے کیسے یا کہاں ملیں گے بلکہ اپنا ٹوکن ہاتھ میں رکھ کر اپنی باری کا خاموشی سے انتظار کرتے ہیں اور بس رقم موصول کرتے اور گن کر اپنی راہ پر ہو لیتے ہیں۔ یہ ایک سادہ تصویر ہے کہ ہم آسمانی بنک سے جو کہ سب سے اعلیٰ ہے اس سے کیسے اپنی ضروریات کے لیے جوابات حاصل کرتے ہیں۔ مگر؟ ان سب باتوں کے ساتھ اپنی دعاؤں کو بالکل واضح بنائیں صرف لفاظی نہ کرتے رہیں بلکہ ہر غیر ضروری بات سے پرہیز کرتے ہوئے خدا سے اپنی ہر ضرورت کے مطابق مانگیں اور پھر ایمان سے توقع رکھیں۔ کہ مجھے ضرور ملے گا۔ بعض دفعہ ہمیں دعا کا جواب ملنے میں کچھ دیر ہو جاتی ہے۔ تو اس کی وجہ ہم اس مثال سے سمجھتے ہیں۔ جب ہم بنک میں اپنی رقم وصول کرنے کے انتظار میں ہوں اور وہاں ایک ایسا شخص ہو جو حُلیے سے ہی لوٹنے والا یا کوئی چور اُچکا ہو تو بنک والے بھی آپ کو فوراً رقم نہیں تھما دیتے بلکہ اس شخص کے چلے جانے کا انتظار کرتے ہیں تا کہ وہ ہمارے کمزور ہاتھوں سے ہماری ہی رقم چھین کر فرار نہ ہو جائے۔ یہ کوئی تصوراتی کہانی نہیں، بائبل مقدس ہمیں سکھاتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح شیطان ہماری دعاؤں کو روکنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ کیا پطرس رسول نے ہمیں نہیں کہا کہ کئی وجوہات کی بنا پر "تمہاری دعائیں رک نہ جائیں۔" (۱۔پطرس 7:3) اور جب دعائیں رکی ہوں تو شیطان آ کر دل میں جو بویا گیا ہے اسے چرا لے جاتا ہے۔ اور کتاب مقدس میں ہمیں کئی مثالوں میں سے ایک بہت واضح مثال ملتی ہے جہاں پورے تین ہفتوں کے لیے شیطان نے دعا کا جواب روکے رکھا۔ یہ بات اس لیے کہی گئی ہے تا کہ ہم بار بار دعا کی ضرورت کو سمجھیں اور ساتھ ہی شیطان کی مخالفت کو بھی پہچانیں اس واقعے کو پڑھیں دانی ایل 10:12-13 میں جہاں لکھا ہے۔

"تب اس نے مجھ سے کہا اے دانی ایل خوف نہ کر کیونکہ جس روز سے تو نے دل لگایا کہ سمجھے اور اپنے خدا کے حضور عاجزی کرے تیری باتیں سنی گئیں اور تیری باتوں کے سبب سے میں آیا ہوں۔ پر فارس کی مملکت کے موکل نے اکیس دن تک میرا مقابلہ کیا۔ پھر میکائیل جو مقرب فرشتوں میں سے ہے میری مدد کو پہنچا۔" ہم شیطان کا اس طرح دعاؤں کی مخالفت کرنا نظر انداز نہیں کر سکتے۔ یہ ابواب اس لیے لکھوائے گئے تا کہ ہم صرف ایک بار دعا مانگ کر خاموش نہ ہو جائیں۔ ایک مثال یہ بھی ہے کہ خدا گناہ گار کی ہلاکت نہیں چاہتا۔ اس لیے ہم اپنے عزیزوں، دوستوں کے لیے دعا مانگتے ہیں کہ وہ نجات پائیں۔ کیا ہم ان کے نجات پانے تک بار بار دعا نہیں مانگ سکتے؟ جارج مُلر بتاتے ہیں کہ وہ اپنے ایک دوست کی نجات کے لیے ساٹھ برس تک دعا مانگتے رہے۔ تب

وہ دوست تبدیل ہوا۔ تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ اس لیے ہم خدا کے حضور پورے دل سے بار بار درخواست کر سکتے ہیں۔ ہمارے خداوند نے مسلسل اور مستقل دعا مانگنے کے حوالے سے دو تمثیلیں سکھائیں۔ ایک شخص جو آدھی رات کے وقت اپنے دوست سے تین روٹیاں لینے گیا اور اپنی مستقل مزاجی کے باعث اسے اُتنی ملیں جتنی اسے درکار تھیں۔ یہاں لفظ ''بے شرمی'' استعمال ہوا ہے۔ (لُوقا 8:11)۔

پھر ایک بیوہ کی تمثیل سے سکھایا جو بے انصاف قاضی (منصف) کے پاس روز انصاف مانگنے جاتی تھی اور قاضی تنگ آ کر اس کا انصاف کرتا ہے۔ خداوند مزید یہ بھی کہتا ہے کہ کیا خدا اپنے برگزیدوں کا انصاف نہ کرے گا جو دن رات اس کے حضور فریاد کرتے ہیں؟ (لُوقا 7:18)۔ ہمارا خداوند اس صُورفینیکی عورت سے کس قدر خوش ہوا جس نے کسی انکار یا دلیل کو جواب حاصل کرنے کے سامنے قبول نہ کیا بلکہ مسلسل خداوند کے حضور فریاد کرتی رہی۔ تب خداوند نے فرمایا: **''اے عورت تیرا ایمان بہت بڑا ہے۔ جیسا تُو چاہتی ہے تیرے لیے ویسا ہی ہو۔''** (متی 28:15)۔ ہم پَولُس رسول کے بارے میں پڑھتے ہیں کہ وہ خدا سے تین بار اپنے کانٹے کے نکل جانے کی دعا مانگتا ہے۔ (۲۔کرنتھیوں 8:12) اور جب ہم خداوند کی بات کرتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ وہ جانکنی کے عالم میں گتسمنی کے باغ میں بار بار ایک ہی دعا مانگتا ہے کیونکہ اس نے اسے ضروری سمجھا اس لیے دعا کو دہرایا، **'' اور وہ ان کو چھوڑ کر آگے بڑھا اور پھر تیسری بار وہی دعا کی۔''** (متی 44:26)۔ خدا ہماری دعاؤں کے نتیجے میں کبھی کبھار ''نہ'' بھی کہتا ہے کیونکہ ہماری درخواست ہمارے لیے فائدہ مند نہیں ہوتی۔ اور وہ ہمیں کہیں بہتر چیز فراہم کرنا چاہتا ہے۔ کبھی ہم اس بخشش کے اہل نہیں ہوتے۔ اس وقت کے بارے میں غور کیجئے جب پطرس رسول قید خانے میں ہے۔ اگر آپ کا بیٹا بے انصافی سے قید میں ڈالا گیا ہے اور کسی بھی وقت اس کو مثل کیا جا سکتا ہے تو کیا آپ صرف ایک بار دعا کریں گے؟ کاروباری انداز میں صرف ایک بار دعا مانگ کر بس خاموش ہو جائیں گے۔ کیا آپ کا زیادہ وقت تڑپ تڑپ کر دعا مانگنے میں صرف نہیں ہوگا؟ بالکل اسی طرح کلیسیاء نے پطرس کے لیے دعا مانگی تھی جو بار بار اور مسلسل تھی (اعمال 5:12) یہاں جو یونانی لفظ استعمال ہوا ہے وہ روح کی تڑپ اور شدید لگن کو ظاہر کرتا ہے۔ گتسمنی کے باغ میں ہمارے خداوند کی جانکنی کے عالم کو اسی یونانی لفظ سے پیش کیا گیا ہے کیونکہ اس کا خون پسینے کی بوندیں بن بن کر ٹپک رہا تھا (لُوقا 44:22) یہ کیسی شدت کی دعائیں تھیں اور ہماری دعائیں ہوتی ہیں؟ کچھ لوگ اسی طرح سے دعا مانگنے کو ایمان کی کمزوری سے تشبیہ دیتے ہیں لیکن ہم اگر خداوند کی مثال کو مدِنظر رکھیں تو پھر ایسا کرنا ضروری

ہے۔ کیونکہ ہم مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے اور اس کے ساتھ جی اٹھے ہیں۔ ہم ایسی بہت سی صورتحال سے گزرتے ہیں جن میں ہماری دعائیں کراہتے ہوئے ہی ہوسکتی ہیں۔ مثلاً ہمارا کوئی بھی بچہ جو گناہ میں زندگی بسر کر رہا ہو اور ہم اس کے لیے دعا مانگتے ہوں کہ وہ نجات پائے تو پھر کراہتے ہوئے ہی دعا مانگی جاسکتی ہے۔ اور جس ایماندار مسیحی کے دل پر روحوں کا بوجھ ہو تو وہ آہیں بھر بھر کر ہی دعائیں مانگے گا۔ ہم جان ناکس کی طرح شدت سے بھی دعا مانگ سکتے ہیں۔ جس نے یہ دعا مانگی۔ ''اے خدا اسکاٹ لینڈ مجھے دے یا میں مرجاؤں گا۔'' کیا ہم بھی ایسے دعا مانگ سکتے ہیں؟ بائبل مقدس پھر ہماری راہنمائی کرتی ہے۔ کیا موسیٰ جب اپنے لوگوں کے لیے دعا مانگتا تھا تو کیا وہ جانکنی کے سے عالم میں دعا نہیں مانگتا تھا جب یہ کہتا ہے، ''ہائے ان لوگوں نے بڑا گناہ کیا کہ اپنے لیے سونے کا دیوتا بنایا۔ اور اب اگر تو ان کا گناہ معاف کردے تو خیر ورنہ میرا نام اس کتاب میں سے جو تونے لکھی ہے مٹادے؟'' (خروج 32:32)۔

کیا پولُس رسول اپنے لوگوں کے لیے ایسی ہی جانکنی سے دعا نہیں مانگتا جب کہتا ہے کہ، ''مجھے یہاں تک منظور ہوتا کہ اپنے بھائیوں کی خاطر جو جسم کے رو سے میرے قرابتی ہیں میں خوش مسیح سے محروم ہوجاتا۔'' (رومیوں 3:9)۔

ہمارے خداوند نے یروشلیم کے لیے آنسو بہائے اور رو رو کر دعائیں مانگیں۔ (عبرانیوں 7:5) اس لیے جب وہ ہمیں تکلیف اور دکھ میں تنگی میں، پریشانی میں، مصیبت میں، گھیرا ہوا یا کراہتا یا آنسو بہاتا دیکھتا ہے تو وہ بھی دکھ میں آجاتا ہے۔ بہت سی خدمت گزار تنظیموں کے باوجود لوگ بہت کم تعداد میں نجات پارہے ہیں اس کی وجہ شاید دعاؤں میں کمی بلکہ دعاؤں میں کراہنا اور رونا کم ہوگیا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ، ''ابھی صِیوُّن کو درد لگے ہی تھے کہ اس کی اولاد پیدا ہوگئی۔'' (یسعیاہ 8:66) شاید پولُس نے بھی اسی حوالے کو مدِنظر رکھتے ہوئے گلتیوں کو یہ لکھا، ''اے بچو! تمہاری طرف سے مجھے پھر جننے کے سے درد لگے ہیں۔ جب تک کہ مسیح تم میں صورت پکڑ نہ لے۔''؟ (گلتیوں 19:4) ہم کھوئے ہوئے لوگوں کے لیے کب درد محسوس کرتے ہیں؟ ہمارے دل کتنے کٹھور ہوچکے ہیں؟ کیا ہم دوسروں پر تنقید کرنے کے اہل ہیں؟ خدا معاف کرے! اب دعا میں کُشتی کرنا، لڑائی کرنا، جنگ کرنا کم نظر آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ خدا جواب دینے کو تیار نہیں بلکہ تاریکی کی مخالف قوتوں کے باعث یہ سب ہورہا ہے (افسیوں 12:6) اس آیات میں لفظ ''کُشتی'' استعمال ہوا ہے جو دعا میں مقابلے کو ظاہر کرتا ہے۔ مگر یہ مقابلہ یا کُشتی خدا اور ہمارے درمیان نہیں کیونکہ وہ تو پہلے ہی

ہماری طرف ہے۔ ہماری کُشتی اور مقابلہ شریر یعنی شیطان اور اس کی فوجوں کے ساتھ ہے بے شک وہ ایک شکست خوردہ دشمن ہے پھر بھی ہماری اس سے جنگ جاری ہے(ا۔یوحنا8:3)"ہمیں خون اور گوشت سے کُشتی نہیں کرنا ہے بلکہ حکومت والوں اور اختیار والوں اور اس دنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی ان روحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔" (اِفسیوں12:6)مگر"ہم مسیح یسوع میں آسمانی مقاموں پر ہیں۔" (اِفسیوں3:1) اس لیے صرف مسیح میں ہی ہمیں فتح حاصل ہوسکتی ہے۔شاید ہماری کُشتی کبھی شیطانی خیالات کے خلاف ہو کہ انہیں مسیح کہ تابع کرنا ہو اور کبھی کسی کے لیے دعا مانگنی ہو جس کے لیے ہمیں۔ "ہر وقت اور ہر طرح سے روح میں دعا اور منت کرتے" رہنا پڑتا ہے(اِفسیوں18;6) ہماری حوصلہ افزائی اس بات سے کی گئی ہے کہ روح ہماری کمزوریوں میں ہمارا مددگار ہے ، کیونکہ جیسے ہمیں دعا کرنا چاہیے ہم نہیں جانتے۔" (رومیوں26:8) روح القدوس کیسے ہماری مدد کرتا ہے یا کیسے ہمیں سکھاتا ہے۔اگر کسی مثال کے ذریعے نہیں تو تعلیم کے ذریعے مگر کیسے؟ وہ خود کیسے"دعا مانگتا" ہے؟لکھا ہے کہ، "روح خود ایسی آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے جس کا بیان نہیں ہوسکتا۔" (رومیوں26:8)۔کیا روح بھی ویسے ہی"آہیں" بھر بھر کر دعا کرتا ہے جیسے خدا کے بیٹے نے باغِ گتسمنی میں کی تھی؟ جب روح القدوس ہم میں رہ ہمارے لیے دعا مانگتا ہے تو کیا اہم بھی اس کو "آہوں" میں شریک نہ ہوں۔اور اگر ہماری آہوں کے باعث جو جانکنی کی سی آہیں ہیں ہمارا جسم کمزور پڑتا ہے تو کیا فرشتے آکر ہمیں تقویت دیں گے جیسے وہ ہمارے خداوند کی جانکنی کے وقت کر رہے تھے؟ (لوقا43:22) کیا ہم نحمیاہ کی طرح ماتم کر سکتے، روزہ رکھ سکتے اور یوں خدا کے حضور دعا مانگ سکتے ہیں؟ (نحمیاہ4:1) ہم اس کے لیے پَولُس رسول کی مثال دیکھ سکتے ہیں (رومیوں30:15)۔پھر کلسیوں کی کلیسیاء کو لکھتے ہوئے وہ کہتا ہے،"میں چاہتا ہوں کہ تم جان لو کہ تمہارے اور ان سب کے لیے جنہوں نے میری جسمانی صورت نہیں دیکھی کیا ہی جانفشانی کرتا ہوں تا کہ ان کے دلوں کو تسلی ہو (کُلسیوں2:1-2) یہاں وہ ان سب کے دعا کی بات ہی کر رہا ہے۔ پھر وہ اپفراس کے بارے میں بات کرتا ہے کہ "وہ تمہارے لیے دعا کرنے میں ہمیشہ جانفشانی کرتا ہے تا کہ تم کامل ہو کر پورے اعتماد کے ساتھ خدا کی پوری مرضی پر قائم رہو۔" (کُلسیوں12:4)۔

''جانفشانی'' کا لفظ جو استعمال ہوا ہے اس کے معنی ''جانکنی کی حالت'' ہے جیسے ہمارے خداوند کی حالت گتسمنی کے باغ میں ہوئی تھی جب وہ دعا مانگ رہا تھا (لوقا22:44) پَولُس رسول اپفراس کے بارے میں کُلسیوں کو کہتا ہے کہ وہ قید کی حالت میں بھی ان کے لئے دعا مانگ رہا اور بڑی جانفشانی سے دعا کرتا رہتا ہے تا کہ کُلسیوں کی کلیسیاء کی روحانی ترقی ہو۔اور پھر جو محافظ پَولُس کے ساتھ بندھا تھا اس نے بھی پَولُس اور اس کے ساتھیوں کو بڑی شدت سے دعا مانگتے دیکھا تھا اس لیے وہ بہت متاثر ہوا کہ یہ کیسے آنسو بہا بہا کر، دل کے بڑے بوجھ کے ساتھ دعائیں مانگتے ہیں۔لیکن وہ ہماری دعائیں دیکھتا تو پھر کیا کہتا؟ کیا ہماری دعائیں بھی اسے متاثر کرسکتی تھیں؟ اسی وجہ سے پَولُس نے اِفسیوں کی کلیسیا کو لکھتے ہوئے یہ کہا کہ ''ہر وقت اور ہر طرح سے روح میں دعا اور منت کرتے رہو اور اسی غرض سے جاگتے رہو کہ سب مقدسوں کے واسطے بلاناغہ دعا کیا کرو، اور میرے لیے بھی تا کہ بولنے کے وقت مجھے کلام کرنے کی توفیق ہو جس سے میں خوشخبری کے بھید کو دلیری سے ظاہر کروں جس کے لیے زنجیر سے جکڑا ہوا ایلچی ہوں۔'' (اِفسیوں 6:18-20) یہ تصویر پَولُس رسول کی ذاتی دعائیہ زندگی کی تصویر ہے جو وہ افسیوں کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی دکھا رہا ہے۔ہمیں بھی ایسے ہی دعائین مانگنی ہیں۔ہمیں مل کر دعائیں مانگی ہیں اور شیطان کے ہر منصوبے ہتھکنڈے اور بچھائے ہوئے جال کے ساتھ کُشتی کرنا ہے۔تا کہ ہم سمجھ سکیں جیسے پولُس رسول کی دعا ایک کُشتی تھی ویسے ہی ہم بھی اسے کُشتی سمجھیں اور پورے دل سے اس میں غالب آئیں ہم اپنے آپ کو ''آمادہ کریں'' تا کہ ''خدا سے لپٹے رہیں۔'' (یسعیاہ64:7) اور کبھی بھی اپنے خداوند کی قوت، پُرجلال اور پُرفضل دولت پر شک نہ کریں ''خوشگوار مسیحی زندگی کا راز'' کی مُصنفہ لکھتی ہیں کہ میری ایک عزیز مسیحی دوست مجھے ملنے کے لیے آنا چاہتی تھی اور جب بھی وہ آتی تھی میرے حالات بہت خراب ہوتے تھے اور وہ دو تین دن رکتی تو میرے پاس اتنے پیسے نہ ہوتے تھے کہ میں اس کی اچھی طرح خدمت کرسکوں اور آپ جب اس کا پیغام آیا کہ وہ آرہی ہے تو میں گھبرائی ہوئی دعا میں بیٹھ گئی اور سوچا کہ ساری رات دعا میں ٹھہروں گی اور جب کمرے میں دعا مانگنے گئی تو میں بائبل مقدس پڑھنے لگی اور دعا مانگنے لگی کہ اچانک میری نظر فلپیوں 4:19 پر پڑی اور خدا نے میری توجہ اس پر دلائی تھی جہاں لکھا تھا کہ، ''**میرا خدا اپنی دولت کے موافق جلال سے مسیح یسوع میں تمہاری ہر ایک احتیاج رفع کرے گا۔**'' جیسے ہی میں نے یہ حوالہ پڑھا تو خدا نے میرے دل میں یہ سمجھ پیدا کی کہ تم نے میری حمد کی اور یہ حوالہ پڑھا جو میرا وعدہ ہے کہ میں ہر

ایک ضرورت پوری کروں گا اپنی جلالی دولت کے موافق تو پھر گھبراؤ مت اور شک نہ کرو۔ تب میرے دل میں سکون اتر گیا اور میں شکر گزاری کرتے ہوئے آرام سے سونے کے لیے لیٹ گئی اور جب اگلے دن میری دوست آئی تو مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوئی کیونکہ صبح مجھے کافی زیادہ رقم اور کھانے کی چیزیں تحفے میں کوئی دے گیا تھا۔ اس بار میں نے اپنی دوست کے ساتھ بہت خوشی اور اطمینان بھرا وقت گزارا۔'' دعا کے لیے کوئی خاص اور مقرر کردہ قوانین نہیں بنائے جاسکتے۔ روح القدوس ہم پر فضل کرتا ہے کہ ہم لمحہ بہ لمحہ اس کی راہنمائی کے مطابق دعا مانگیں۔ خدا ہمارا راہنما ہے وہ ہمیں ہر پل سکھاتا ہے کہ ہم کس طور پر دعا مانگیں۔ وہ کسی بھی وقت کسی بھی طرح ہم سے دعا کرواسکتا ہے۔ بشپ ماؤل کہتے تھے کہ ''حقیقی دعا بے انتہا حالات کے تحت کسی وقت بھی اور کہیں بھی کی جاسکتی ہے۔ بقول شاعر

کبھی آہ ہوتی ہے دعا!
کبھی واہ ہوتی ہے دعا!
ہو پلکوں سے ٹوٹے ہوئے تاروں کی رم جھم
تب بھی بے پناہ ہوتی ہے دعا!

اس لیے ہمیں کہا گیا ہے، ''کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دعا اور منت کے وسیلے سے شکر گزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں۔'' (فلپیوں 6:4)

خدا نے ہمارے لیے آسانی فراہم کی ہے کہ دعا ہر وقت کُشتی کرنا ہی نہیں ہے۔ کیونکہ ہم لوگ بہت جلد کمزور ہوسکتے ہیں اس لیے خدا ہمارے لیے شکر گزاری کا دروازہ کھولتا ہے تاکہ خدا ہمیں زیادہ سے زیادہ برکات دے سکے۔

خدا ہماری دعائیں سننے کا منتظر ہے وہ ہماری پوری توجہ سے مانگی ہوئی دعائیں چاہتا ہے وہ یہ چاہتا ہے کہ ہماری دعائیں انتہائی آسانی سے خدا کے حضور پہنچ جائیں اور وہاں سے ہماری دعاؤں کا جواب بھی جلد آئے۔ یعنی یہ دوطرفہ بغیر رکاوٹ کے ترسیل کی مانند ہے جس کے لیے صرف آپ کی پوری توجہ اور عزم شامل ہونا ضروری ہے۔ اس لیے پاک روح کو موقع دیں کہ آپ کو کتنی دیر دعا میں ٹھہرنا ہے۔ ہمارے الٰہی چرواہے نے ہمیں ہر روز کے لیے دعا مانگنے کا طریقہ بتادیا تھا تاکہ ہم مسلسل اور بلا ناغہ دعا مانگتے رہیں۔ وہ ہمیں اپنے لیے اور دوسروں کے لیے دعا یعنی شفاعت کرنے کا فضل دیتا رہتا ہے تاکہ ہم اس کو تکتے رہیں اور اس کی مانند بنتے رہیں۔ اب کون ہمیں دعا سے روک سکتا ہے؟

☆☆☆☆☆

باب:8 کیا خدا ہمیشہ دعا کا جواب دیتا ہے؟

Does God Always Answer Prayer?

اب ہم ایک ایسے اہم سوال پر بات کرتے جا رہے ہیں جس کے بارے میں ہر کوئی جاننا چاہتا ہے۔ ہم اس سوال کو بڑی وضاحت سے سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ کیا خدا ہمیشہ دعا کو جواب دیتا ہے؟ کیا دعا میں کوئی یقین دہانی پائی جاتی ہے؟ یقیناً، خدا دعاؤں کا جواب دیتا ہے! اور جی ہاں دعا میں یقین دہانی موجود ہے! لیکن وہ کچھ دعاؤں کا جواب نہیں دیتا کیوں کہ وہ ان کو سنتا ہی نہیں۔ جب اس کے لوگ اس کی نافرمانی کریں، بغاوت پر اترے ہوں تو وہ فرماتا ہے، "جب تم اپنے ہاتھ پھیلائو گے تو میں تم سے آنکھ پھیر لوں گا، ہاں جب تم دعا پر دعا کرو گے تو میں نہ سنوں گا۔ تمہارے تو ہاتھ خون آلودہ ہیں۔" (یسعیاہ 15:1)

ایسے لوگوں کی دعائیں جو خدا سے باغی ہوں، خدا کے نام کے الٹ چل کر جان بوجھ کر خدا کو ناراض کرتے ہیں ان کی دعائیں خدا نہیں سنتا۔ مگر خدا اپنے فرزندوں، یعنی بیٹوں اور بیٹیوں کی دعائیں ضرور سنتا اور ان کا جواب دیتا ہے ہر ایک جو پورے دل سے خدا کا طلبگار ہو کر اس سے دعا مانگتا ہے خدا اس کی ضرور سنتا اور جواب دیتا ہے۔ کوئی بھی حقیقی اور صحیح دعا، رائیگاں نہیں جاتی۔ کیوں پولُس کا وہ بیان یاد رکھیں کہ، "سب چیزیں تمہاری ہیں --- اور تم مسیح کے ہو---" (ا۔کرنتھیوں 3:21-23)

لیکن بہت سے مسیحیوں کے لیے یہ انتہائی انوکھا خواب سا ہے۔ کیوں کہ بہت سے اپنی چیزوں سے محروم ہیں۔ جیسا کہ ایک بار کوئینز لینڈ میں کوہِ مورگن کے مالکان شروع میں اس کی بنجر اِترائیوں پر ہل چلا چلا کر اس کو زرخیز بنانے کی کئی برس کوشش کرتے رہے اور اس وقت نہیں جانتے تھے کہ ان کے پیروں کے نیچے سونے کے عظیم ذخائر چھپے ہوئے ہیں۔ اس لیے جب تک وہ واقف نہ ہوئے تب تک وہ عظیم دولت، ان کے خواب و خیال سے بھی پرے تھی کیوں کہ وہ اس کا تصور بھی نہیں کر رہے تھے۔ اس لیے وہ دولت ان کی ہو کر بھی ان کی نہیں تھی۔ اسی طرح بہت سے مسیحی بھی مسیح میں مُیسر خدا کی جلالی دولت سے ناواقف ہیں البتہ کچھ ایسے مسیحی بھی ہیں جو اس دولت سے واقف تو ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ اس دولت و برکت کو کیسے حاصل کریں۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ خدا ہر ایک دعا جو پورے دل سے مانگی جائے اس کو سنتا اور جواب دیتا ہے تو اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ وہ ہماری مرضی کے مطابق ہی جواب دے گا۔ کیا کبھی آپ نے ایسے والدین دیکھے ہیں جو اپنے بچے کو جلتی ہوئی دِیا سلائی ہاتھ میں پکڑا دیں؟ چاہے بچے جتنی مرضی بھی خواہش کیوں نہ کرے اس کو پکڑنے کی زیادہ تر امیر لوگ اپنے بچوں کو زیادہ جیب خرچ نہیں دیتے تا کہ وہ فضول خرچ نہ کریں۔ اسی طرح خدا بھی اگر ہماری تمام دعائیں پوری کرنا شروع کر دے تو پھر ہم دنیا پر حکومت کرنا شروع کر دیں گے جب کہ خدا

آسمان اور زمین پر حکمران ہے۔ اور یقیناً ہم سب لوگ دنیا پر حکمرانی کرنے کے لائق نہیں ہیں۔ خدا ہمارا دعاؤں کا جواب کبھی ''ہاں'' سے اور کبھی ''ناں'' سے دیتا ہے۔ اور کبھی ''انتظار کرنے'' کو کہتا ہے کیونکہ وہ ہماری دعا سے کہیں بڑھ کر برکت دینے والا ہوتا ہے۔ جب خدا ''ناں'' میں جواب دے تو اس کا مطلب ہمیشہ یہ نہیں کہ آپ کی زندگی میں کوئی گناہ موجود ہے جس کی وجہ سے آپ کی دعا کا جواب نہیں مل رہا۔ کیونکہ خدا نے پَولُس کو بھی کئی بار ''نہ'' کہا تھا (۲۔کرنتھیوں 12:8-9)۔ کئی بار ہم دعا صحیح طریقے سے نہیں کر رہے ہوتے جس کی وجہ سے جواب ''نہ'' ہوتا ہے، کیونکہ لکھا ہے کہ ''جس طور پر ہم کو دعا کرنا چاہیے ہم نہیں جانتے'' (رومیوں 26:8) ایسا ہی کچھ زیدی کی بیوی یعنی یعقوب اور یوحنا کی ماں نے کہا۔ اس نے آ کر خداوند کی تمجید کی اور پھر مانگا۔ جس کا جواب خداوند نے فوری طور پر دیا کہ ''تو نہیں جانی کہ کیا مانگتی ہے۔'' (متی 22:20)۔ ایلیاہ خدا کا عظیم خادم اور بہترین مردِ دعا بھی تھا، اس کو بھی کئی بار دعا کا جواب ''نہ'' کی صورت میں ملا۔ آپ اس بات سے اندازہ کر سکتے ہیں جب وہ آتشی رتھوں میں جلال پانے والا تھا اس سے پہلے اس نے دعا مانگی کہ خداوند میری جان لے لے مگر خداوند نے اسے کیا جواب دیا؟ ''نہیں!''۔

بعض اوقات خداوند کا جواب ہوتا ہے ''انتظار کرو'' اور اس کی بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہم اس نعمت یا برکت کو قبول کرنے کے اہل نہیں ہوتے۔ کیونکہ کیا ہم دعا کے جواب کے نتائج برداشت کرنے کے قابل ہیں؟ کیا ہم ہر وقت وہ پیالہ پینے کے لائق ہیں؟ اس لیے وہ ہمیں انتظار کرواتا ہے تا کہ وہ زیادہ سے زیادہ جلال حاصل کرنے والا ہو۔ کیونکہ اس کا انتظار کروانا کبھی بھی ''نہ'' نہیں ہوسکتا۔ وہ کبھی انتظار کرواتا ہے اور کبھی دعا سے پہلے ہی جواب بھی دے دیتا ہے۔ (یسعیاہ 24:65) جارج مُلر ایک عظیم دعائیہ جنگجو ہو گزرے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ وہ اپنے ایک دوست کے لیے تریسٹھ برس دعا مانگتے رہے کہ وہ نجات پائے۔ لیکن ایسا کیوں؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ اس وقت تک دعا مانگنا نہ چھوڑیں جب تک جواب نہ مل جائے۔

ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ خداوند کا وعدہ ہے اور میں اس پر یقین رکھتا ہوں کہ وہ دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔ البتہ شیطان ہماری دعاؤں کے جواب کو روک سکتا ہے اس لیے شاید یہ رکاوٹ اس کی طرف سے ہو۔ (دانی ایل 13:10)۔

جارج مُلر کے ایمان کو ڈگمگانے کے لیے شیطان کو کتنی لمبی محنت کرنا پڑی مگر پھر بھی ناکام رہا۔ اور پھر کچھ ہی ہفتوں بعد جارج مُلر کا انتقال ہو گیا تب ان کا دوست بھی نجات پا گیا وہ بھی ٹھیک ان کے جنازے سے پہلے اس نے توبہ کی اور مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا۔ میرے عزیزو! آپ نے جانا کہ جارج مُلر کی دعا کا جواب ضرور ملا مگر کافی انتظار کے بعد۔ جارج مُلر ہمیشہ کہتے کہ ''میں تو ایک کمزور، ناتواں اور گناہ گار شخص ہوں مگر میرا خدا جس سے

ہم سب کو واسطہ ہے وہ ہی اچھا، مہربان، پُرفضل اور وفادار ہے اس نے دس ہزار بار سے بھی زیادہ میری دعاؤں کو سنا اور جواب دیا۔'' اس کے بعد کوئی بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ میں کیسے جان سکتا ہوں کہ خدا نے جواب ''نہ'' میں دیا ہے یا ''انتظار کرنے'' کو کہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ خدا ہم میں سے کسی کو بھی اب 63 برس انتظار کرنے کو نہیں کہے گا۔ اگر ہم یقین رکھیں کہ خدا، **''شریر کی بھی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ چاہتا ہے سب نجات پائیں''** (۱۔ تیمتھیس 4:2) تو پھر ہماری دعائیں خدا کے اس وعدے کے مطابق ہوں گی اور خدا یقیناً دعاؤں کو جواب ہاں میں اور جلد دے گا۔

خدا مختلف تجربات کے ذریعے ہماری حوصلہ افزائی اور راہنمائی کرے گا کہ ہم کیسے دعا مانگیں تا کہ ہمیں یقین ہو کہ خدا ہماری دعاؤں کو ضرور سنتا ہے اور تجربڑھنے کی وجہ سے ہماری دعائیں مزید بہتر ہوتی جائیں گی۔ جیسے کہ دو افراد اکٹھے رہتے ہوں اور دونوں کی دعائیہ سُورماہوں اور ایک وہ دونوں دعا مانگیں، ایک یہ کہے کہ ''اے خدا بارش ہو'' اور دوسرا کہے کہ ''اے خدا موسم صاف رہے'' تو بتایئے کہ خدا دونوں کا جواب بیک وقت کیسے دے گا؟ اب دونوں ہی خدا کے وعدے پر یقین رکھتے اور دونوں نے خواہش بھی عجیب کر دی کہ ایک دوسرے کے الٹ مانگا تو پھر ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ کلامِ خدا میں لکھا ہے کہ **''خدا ہر ایک معاملے میں سچا ٹھہرے''** (رومیوں 4:3)۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس لیے خدا کئی ایک معاملات میں دعاؤں کا جواب نہیں دیتا تا کہ ہم گھمنڈ نہ کر بیٹھیں۔ آپ کلامِ خدا اور تاریخ کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ کبھی خدا پطرس اور یوحنا کو جلدی چھڑوا لیتا ہے کبھی پطرس کو مار مار کر کاٹھ (لکڑی) میں باندھ کر قید میں ڈالنے دیتا ہے اس کے بعد کلیسیاء کی دعا کے وسیلے چھڑواتا ہے۔ کبھی پَولُس کو قید نہیں ہونے دیتا تو کبھی سمندر میں جہاز کی تباہی کے ساتھ رہنے دیتا ہے تو استفنس کو سنگسار ہونے دیتا ہے تو کبھی پَولُس کو قید میں رہنے دیتا ہے۔ کبھی کسی مشنری کے تین بچوں کو بیماری سے مرنے دیتا ہے اور کبھی بیماری سے مرتے ہوئے بچے کو بچا لیتا ہے۔ لیکن پھر بھی ہمارا آسمانی باپ ہمیشہ چاہتا ہے کہ ہم اس سے بہت سی برکات حاصل کریں اس لیے ہمارے نجات دہندہ نے پکار کر کہا کہ، **''میں نے بارہا چاہا۔۔۔ مگر تُو نے نہ چاہا۔''** (متی 37:23)۔ خدا نے ہمیں پاک روح اسی لیے دیا ہے تا کہ ہم اس کی راہنمائی میں دعا مانگنا سیکھیں کہ صحیح طور پر دعا مانگیں۔ تا کہ باپ ہمیں اچھی اچھی نعمتوں سے نوازے۔ لیکن کوئی بھی نعمت اس وقت ''اچھی نعمت'' نہیں رہتی جب بچہ اس کو استعمال کرنے کے قابل نہ ہو، خدا بھی ہمیں کوئی نعمت اس وقت تک نہیں دیتا جب تک ہم اس کو اس کے جلال کے لیے استعمال کرنے کے قابل نہیں بن جاتے۔ کیا آپ نے کبھی دیکھا کہ ایک باپ نے ایک چھوٹے بچے کو کبھی اُسترہ یا خنجر

پکڑایا ہو جب تک کہ بچہ اُسترے اور خنجر کو استعمال کرنے کے قابل نہ بن جائے۔ اس لیے بڑے ہونے، سمجھدار ہونے، بہتر ہونے اور مضبوط ہونے کا انتظار کرنا پڑتا ہے! وہ ہم سے بے پناہ پیار کرتا ہے مگر وہ پیار میں ہمیں بگاڑنا چاہتا۔ تاکہ ہم اس کی دی ہوئی اچھی نعمتوں کو غلط طور پر استعمال کر کے شیطان کو الزام لگانے کا موقع نہ دیں اس طرح شیطان ہمارے ہی باپ کے سامنے جب ہم پر الزام لگائے گا تو عادل منصف باپ کو یہ پسند نہیں کہ اپنے بچوں کی عدالت کرے اس لیے وہ ہمیں سمجھدار اور قابل ہونے سے پہلے نعمتیں نہیں دیتا۔ پھر جو نعمت ہمارے لیے آنے والے دنوں میں کام آئے گی وہ وقت سے پہلے آج کیوں کر ہمیں دے گا؟ اس کا مطلب یہ نہیں کہ خدا کے پاس وسائل یا ذخائر کی کمی ہے۔ بلکہ اس کے ذخائر اور خزانے لامحدود ہیں۔ خداوند نے فرمایا، **"پرندوں کو دیکھو۔۔۔ تمہارا آسمانی باپ ان کو بھی کھلاتا ہے"** (متی 26:6) یہ معمولی سی بات لگتی ہے مگر آپ نے سوچا کہ کیا دنیا کا امیر ترین شخص بھی دنیا کے تمام پرندوں کو ایک دن بھی کھلا سکتا ہے؟ مگر آسمانی باپ ان کو روز کھلاتا ہے اور کوئی بھی رہ نہیں جاتا۔ تو پھر وہ ہماری فکر زیادہ کیوں نہ کرے گا؟ اس لیے ہمیں زیادہ سے زیادہ دعا مانگنے کو کہا گیا ہے کیونکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ **"وہ اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔"** (عبرانیوں 6:11)۔ جب تک خالی برتن موجود ہیں پاک روح کا تیل بہتا رہے گا۔ (۲۔سلاطین 6:4)۔ خدا ہماری توقع، خیال، درخواست اور خواہشوں سے بڑھ کر عطا کر سکتا ہے کیونکہ کہ وہ اپنے وعدوں سے بھی بڑا ہے۔ آیئے ہم اس کے وعدے کو ایک بار پھر سے دہرائیں،

"اگر میرے نام سے مجھ سے کچھ چاہو گے تو میں وہی کروں گا تاکہ باپ بیٹے میں جلال پائے اگر میرے نام سے مجھ سے کچھ چاہو گے تو میں وہی کروں گا۔" (یوحنا 14:13-14)

خداوند نے ہمیں یہ وعدہ اس لیے دیا ہے کہ ہم ہمیشہ یاد رکھیں کہ خداوند یسوع نے ہمیشہ کیسے دعائیں مانگیں اس نے کبھی وہ دعا نہیں مانگی جو پوری نہ ہو سکتی تھی اس نے بہت آنسو بہا بہا کر عزت کے ساتھ دعائیں مانگیں اور خدا ترسی کے باعث اس کی سنی گئی (عبرانیوں 7:5)۔

ہمارا خداوند یسوع خود ہماری شفاعت کرتا رہتا ہے (عبرانیوں 25:7) اور پھر پاک روح آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے (رومیوں 26:8) اور خدا باپ ان کو "انکار" نہیں کر سکتا۔ لیکن ہمارے خداوند نے ہمیں دعا مانگنے کو اسی لیے بولا تاکہ ہم خدا کی مرضی کے مطابق دعا مانگیں۔ پَولُس کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ وہ پاک روح سے معمور شخص تھا اور وہ کہتا ہے کہ "ہم میں مسیح کی عقل ہے۔" اس کے باوجود تین بار اس کی دعا کو خدا نے منظور نہیں کیا۔ یہی واحد درخواست اس کی نہیں سنی گئی جس کا

تعلق اس کی اپنی ذات سے تھا، بہت سے دعا گو مسیحی اس بات سے اتفاق کریں گے کہ خدا نے ان کی کسی خاص بات یا درخواست کو منظور نہیں کیا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ہم اپنے فیصلے میں خدا کی مرضی پر پورا نہ اتر رہے ہوں۔ ہم پاک روح سے ہمیشہ کے لیے ایک ہی بار میں معمور نہیں ہوجاتے۔ ہمیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ شیطان ہمیشہ اس کوشش میں مشغول رہتا ہے کہ ہمیں اپنے خیالات سے معمور کر کے خدا کے خلاف استعمال کرے۔ کسی بھی وقت کسی بھی لمحے ہم خدا کی نافرمانی پر مائل ہوسکتے یا محبت الٰہی کے اصول کے خلاف چل سکتے ہیں۔ ہمارے پاس ایک انوکھی مثال پطرس رسول کی ہے۔ ایک موقع پر اس نے خدا کے روح کی ہدایت سے یسوع کے بارے میں بآواز بلند پکار کر کہا کہ ''تُو زندہ خدا کا بیٹا المسیح ہے'' اور خداوند نے مُڑ کر اس کے حق میں بڑی بات کہی کہ ''مبارک ہے تو شمعون پریُوناہ یہ بات خون اور گوشت نے تجھ پر ظاہر نہیں کی بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے۔'' اور پھر کچھ ہی دیر گزرتی ہے تو شیطان اس کے ذہن کو اپنے اختیار میں کر کے اس سے اپنی مرضی کی باتیں کہلواتا ہے اور تب خداوند کو اس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ، **''اے شیطان، دور ہو!''** (متی 16:23,17)۔

پَولُس رسول بھی شاید یہ سوچتا ہو کہ اگر وہ ''کانٹا'' اس کے بدن سے ہٹا لیا جائے تو شاید وہ خدا کے لیے بہتر طریقے سے خدمت سرانجام دے۔ مگر خدا بہتر جانتا ہے کہ پَولُس ''کانٹے'' کے ساتھ ہی بہتر خدمت کر سکتا ہے یہ نسبت ''کانٹے'' کے بغیر ہماری زندگی میں بھی کوئی چیز ایسی ہوسکتی ہے جو ہمارے لیے ''کانٹا'' ہو مگر اس کی موجودگی میں ہم خدا کی بہتر طور پر خدمت کر رہے ہوں۔ کیونکہ خداوند نے فرمادیا کہ، **''میرا فضل تیرے لیے کافی ہے، کیونکہ میری قدرت کمزوری میں پوری ہوتی ہے۔''** (۲۔کرنتھیوں 12:9) لیکن یہ بات تمام مسیحیوں کی زندگی کے لیے مختلف طرح سے پوری ہوسکتی ہے کیونکہ ہر کوئی پَولُس رسول نہیں ہے۔ لیکن ہمیں سیکھایا گیا ہے کہ ''تیری مرضی پوری ہو۔'' اور خدا کی مرضی ہمارے لیے بہترین ہوتی ہے اس لیے ہم دو مثالوں سے سیکھیں گے کہ خدا کی مرضی بہترین ہے اس لیے اس پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ ایچ ایم اسٹینلے لکھتے ہیں کہ جب میں نے بڑی شدت سے دعائیں مانگیں تو مجھ جواب ملا اور جب میں نے اپنے ساتھیوں کی راہنمائی کے لیے دعا مانگی تو الجھنوں کے حل ملے اور مشکلات سے نکلنے کی راہیں بھی ملیں۔ اور دعاؤں کا جواب جب ملتا ہے تو دعا مانگتے ہی دل میں تسلی اتر آتی ہے۔ دوسری مثال ہم محترمہ میری سلیسر کی زندگی سے لیتے ہیں جس نے مغربی افریقہ میں مشنری کی زندگی گزاری اور ہم سب مسیحیوں کے لیے ایک زبردست نمونہ چھوڑ گئی۔ ان سے ایک بار پوچھا گیا کہ دعا ان کے لیے کیا حیثیت رکھتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ''میری زندگی کا ہر دن، ہر لمحہ دعاؤں کے

جواب سے معمور ہے جس میں جسمانی صحت کے لیے جوابات، ذہنی دباؤ سے بچاؤ کے جوابات، زبردست راہنمائی کے جوابات، غلطیوں اور خطرات سے بچاؤ کے جوابات، انجیل کی مخالفت کے خاتمے کے جوابات، عین وقت پر خوارک کی فراہمی کے جوابات، اور ہر اس بات کے لیے جوابات جو میری معمولی سی زندگی کی خدمت سے جڑی ہوئی ہے۔ اور میں گواہی دیتی ہوں کہ میرا خدا دعاؤں کا جواب دیتا ہے اور میں ایمان رکھتی اور سمجھتی ہوں کہ میرا خدا دعاؤں کا جواب دیتا ہے!''

پاکیزہ سوچ سے دعا مانگنا روح میں دعا مانگنے کا اہم جزو ہے۔ عزیز بھائیو اور بہنو کتنی بار آپ کے خیالات بھٹک جاتے ہیں؟ تو آپ کہیں گے کہ کب ایسا نہیں ہوتا۔ مگر جب پاک روح زندگی میں آجاتا ہے تو وہ ایسے خیالات کو کلام کی رسی کا کوڑا بنا کر ایسے تمام کاروباروں کے تختے الٹ کر نکال باہر کرتا ہے اور خدا کے مقدس یعنی آپ کو صاف کر دیتا ہے، تب ہی آپ پاکیزہ ذہن اور سوچ کے ساتھ خدا کی حضوری میں دعا مانگ سکتے ہیں ۔ اسی کے وسیلے روح میں ہماری رسائی خداوند تک ہوتی ہے۔

باب:9 دعاؤں کا جواب

Answers to Prayers

ہم خدا کی عظمت اور پیار کے باعث اس کا عنوان زبردست جوابات اور انوکھے جوابات بھی رکھ سکتے تھے مگر ہم خدا سے سیکھنے کے لیے اپنے آپ کو بالکل اس کے ہاتھ میں دے دیں تو ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ہماری درخواستیں سننا بے حد پسند کرتا اور ان کے جوابات دینے میں اس کا دل بے حد راضی ہوتا ہے۔ مگر یہ سب کچھ اس کے لیے اُتنا ہی سادہ اور عام ہے جتنا ہمارے لیے دعا مانگنا۔ جب ہم یہ سنتے یا دیکھتے ہیں کہ کسی امیر شخص نے غریب لوگوں کو دعوت پر بُلایا یا رسالتی خدمت میں انجیل کی وسعت کے لیے خوب ہدیہ دیا ہے تو ہم کہہ اٹھتے ہیں کتنا اچھا کام کیا ہے! اسی طرح جب ہم جانتے ہیں کہ خدا ہم سے پیار کرتا تو کیا اسے ہماری دعاؤں کا جواب دے کر خوشی محسوس نہ ہوتی ہوگی؟ اس لیے جیسے ہی آپ کو ایک بھی دعا کا جواب ملتا ہے تو بڑی خوشی اور دلیری سے خدا کے فضل کے تخت کے پاس آیئے۔ خدا ان لوگوں کو ضرور بچاتا ہے جن کے لیے ہم دعا مانگتے ہیں۔ ایک بار اچھی طرح آزما کر دیکھ لیجئے۔

اس سوال پر میں نے ایک مردِ دعا سے کچھ دن پہلے ہی بات کی تو انہوں نے مجھے جواب دیا کہ جب میں ایک علاقے میں پاسبانی خدمات سرانجام دے رہا تھا تو ہر اتوار

کو صبح 8 بجے کی عبادت سے قبل ہم دعائیہ میٹنگ کرتے تھے۔ ایک اتوار ہم جیسے ہی دعا مانگ کر اٹھے تو ایک شخص جو میرے قریب ہی گھٹنوں کے بل تھا وہ میرے قریب ہوکر بولا کہ میرا بیٹا کئی برس سے چرچ عبادت کے لیے نہیں آیا وہ 22 برس کا ہو چکا ہے برائے مہربانی آپ اس کے لیے دعا مانگیں۔ میں نے کہا کہ ہم صرف 05 منٹ ہی دعا مانگ سکیں گے کیونکہ کہ عبادت کا وقت ہوا چاہتا ہے۔ یہ کہہ کر میں دوبارہ گھٹنوں کے بل دعا کے لیے جھک گیا۔ ہم سب نے اس شخص کے جواں سال بیٹے کے لیے دعا مانگی۔ اگرچہ ہم نے تھوڑی دیر ہی دعا مانگی مگر دل کے بوجھ سے مانگی اور وہ نوجوان لڑکا اسی شام دوسری عبادت کے لیے چرچ آ گیا اور کلامِ خدا سنتے ہی اس کو اپنے گناہ گار ہونے کا احساس ہوا وہ ہمارے پاس عبادت کے بعد دفتر میں آ گیا اور اس نے رو رو کر توبہ کی اور خداوند یسوع کو اپنا شخصی نجات دہندہ مان لیا۔ اگلے دن پیر کی صبح ہمارے ایک اور پاسبان میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ جناب اس نوجوان کی تبدیلی کو میں ایک چیلنج سمجھ رہا ہوں جو خدا کی طرف سے ہے۔ کیا ہم اسے قبول کریں؟ میں نے پوچھا کہ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا، اگر ہم اس نوجوان کی طرح کلیسیا میں موجود ایک سب سے برے شخص کے لیے دعا مانگیں؟ پھر ہمارے متفقہ فیصلے سے ایک شخص کا نام چنا گیا اور سب اس کے لیے دعا مانگنے لگے۔ اس ہفتے کے اختتام پر ہم ہفتے کے روز رات بھر کی دعائیہ میٹنگ میں مصروف تھے اور سب کے لبوں پر اسی شخص کا نام تھا سب اسی کے لئے دعائیں مانگ رہے تھے کہ اچانک دروازہ کھلا اور وہی شخص سامنے تھا اور سب سے حیران کر دینے والی بات یہ تھی کہ وہ شراب پیئے ہوئے تھا۔ حالانکہ وہ کبھی بھی ایسی حالت میں چرچ نہیں آیا تھا۔ پھر وہ اسی طرح دروازے کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گیا اور اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں چھپا لیا وہ زاروقطار رو رہا تھا۔ ہم سب دعائیہ میٹنگ چھوڑ کر اس کے پاس گئے اور وجہ پوچھی تو اس نے بری طرح روتے ہوئے توبہ کی اور کہا کہ آئندہ کے لیے ہر برائی سے توبہ کرتا ہے۔ حالانکہ وہ پہلے شراب پیئے ہوئے تھا۔ مگر وہ بالکل ہوش میں آ کر باتیں کر رہا تھا۔ اس کے بعد وہ شخص کبھی برا نہیں رہا وہ بالکل بدل گیا اور بحری جہازوں میں انجیل کی منادی کی زبردست خدمت سرانجام دے رہا ہے۔''

واہ، کیسی زبردست گواہی اور ہمارے لیے ترغیب بھی ہے کہ ہم اپنے غیر نجات دوستوں کے لیے دعا مانگیں۔ اگر وہ ہماری بات نہیں سن رہے تو پھر دعا مانگیں وہ خدا کی ضرور سنیں گے۔ آپ خدا کو بتایئے دو یا تین افراد مل سکتے ہیں تو مل کر بتایئے اور پھر خدا پر بھروسہ رکھیے، وہ عجیب اور منفرد طریقے سے کام کرے گا جس کا تصور بھی شاید ہمارے ذہن میں نہ ہوگا۔

ڈین کرافورڈ بتاتے ہیں کہ ایک بار انہیں جلدی سے اپنے علاقے میں پہنچنا تھا مگر رستے میں جو دریا تھا اس میں شدید

طغیانی تھی اس لیے کوئی کشتی نہیں جاسکتی تھی۔تب ہم سب ساتھیوں نے مل کر کیمپ لگایا اور وہیں دریا کنارے دعا مانگنے لگے تو ایک شخص جو بت پرست تھا وہ ہم پر ہنسنے لگا کہ تمہارا خدا تمہیں کیسے دریا پار کروائے گا؟ مگر ہم سب دعا مانگتے رہے کہ خدا رستہ مہیا کرے کہ اچانک ایک زوردار آواز کے ساتھ دریا کنارے لگا ایک بہت بڑا اور پرانا درخت ٹوٹ کر گرا اور دریا کے آر پار ایک بڑا پل بن گیا ہم نے خدا کا خوب شکر ادا کیا اور بآسانی دریا پار کر گئے کیونکہ آسمانی انجینئر نے اپنے خادموں کے لیے ایک زبردست پل بنا دیا تھا۔'' بہت سے نوجوان بھی یہ واقعات اور گواہیاں پڑھ رہے ہوں گے۔کیا آپ کو یاد ہے کہ خدا نوجوانوں کی دعا بڑے غور سے سنتا ہے؟ (پیدالیش 17:21) آپ سے خدا بے حد پیار کرتا ہے اس لیے آپ کی خدمت میں چھوٹی سی کہانی پیش کرنا چاہتا ہوں تا کہ دعا آپ کی زندگی کا روزمرہ کا سرمایہ ہو اور بلا ناغہ دعاؤں کے جوابات سے آپ کی زندگیاں معمور ہوں۔ یہ ایک سچا واقعہ ہے ایک بارہ سالہ چینی بچے کا ہے جو کافی عرصہ پہلے شیفُو کے علاقے میں موجود مشن اسکول میں پڑھتا تھا اس کا نام ما۔نا۔سی تھا اور وہ ایک مقامی پاسٹر کا بیٹا تھا۔وہ چھٹی پر گھر جارہا تھا اور جیسے ہی وہ گھر کے دروازے پر پہنچا اس نے ایک گھڑسوار کو تیزی سے اپنی طرف آتے دیکھا۔وہ ایک بت پرست شخص تھا اور بہت پریشانی میں تھا اس نے آتے ہی یسوع کو ماننے والے شخص، یعنی پاسٹر کے بارے میں دریافت کیا اس بچے نے اسے بتایا کہ اس کے والد صاحب گھر پر نہیں ہیں۔وہ گھڑسوار مزید پریشان ہو گیا اور جلدی سے اپنے آنے کی وجہ بیان کی کہ وہ کئی میل دور کے ایک گاؤں سے بھیجا گیا ہے تا کہ پاسٹر صاحب کو ساتھ لے کر جاسکے تا کہ وہ اس کے دوست کی بہو میں سے بد روح کو نکال سکیں کیونکہ وہ جوان بچی شدید مشکل میں تھی، شیطان نے اس کو بہت تنگ کر رکھا تھا، وہ شدید غصہ کرتی، کف بھر لاتی، اپنے کپڑے پھاڑ دیتی، بال نوچتی، اپنے گالوں پر زور زور سے ناخن مارتی، کھانے کے برتن اٹھا اٹھا کر پھینکتی ہے اور اب اس وقت بھی ایسا ہی کر رہی ہے۔ اس نے مزید بتایا کہ اس میں ناپاکی کی روح، بدتمیزی کی روح اور کفر بکنے کی روح کام کر رہی ہیں جس کے ساتھ ساتھ وہ منہ سے جھاگ نکال رہی ہے اور ذہنی اور جسمانی اذیت سے خود بھی گزر رہی ہے اور ساتھ میں خاندان بھی تکلیف کا شکار ہے۔تب لڑکے نے پھر کہا کہ کہ میرے والد صاحب تو گھر پر نہیں ہیں۔اچانک وہ شخص اس لڑکے ما۔نا۔سی کے سامنے گھٹنوں کے بل گرا اور گڑگڑا کر کہنے لگا کہ تم بھی تو ''یسوع کو ماننے والے'' ہو، کیا تم میرے ساتھ چلو گے؟ تب لڑکے نے ایک لمحے کے لیے حیران ہوتے ہوئے سوچا کہ کیا میں؟ مگر دوسرے لمحے اس نے یہ سوچتے ہوئے حامی بھری کہ خداوند یسوع اگر مجھے اسی طرح استعمال کرنا چاہتا ہے تو میں اپنے نجات دہندہ کی بات کیوں نہ مانوں؟ اور اس لڑکے نے اپنے آپ کو مکمل

طور پر اپنے خداوند کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ جیسا کہ سموئیل نبی نے بچپن ہی سے خدا کی فرمانبرداری کرنے کی ٹھان لی تھی۔ اس لڑکے نے اس کام کو خدا کی طرف سے خدمت کا بلاوا سمجھا اور اس گھڑسوار کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو کر چل دیا۔ رستے میں جاتے ہوئے گھڑسوار کے پیچھے بیٹھے ہوئے وہ یہ سب کچھ سوچنے لگا کہ اس نے بدروح کو یسوع مسیح کے نام سے نکالنے کی خدمت قبول کی لیکن کیا وہ اس قابل ہے؟ کیا اس کا ایمان اتنا پختہ اور دل اتنا پاک ہے؟ تب اس نے اپنے دل کو اچھی طرح کھنگالا کہ کوئی بھی گناہ ایسا نہ ہو جس کا اقرار اس نے نہ کیا ہو۔ پھر اس نے راہنمائی کے لیے دعا مانگی کہ اس کو کیا کہنا اور کیا کرنا ہے۔ ساتھ ہی بائبل مقدس میں بدروحوں کے نکالنے کے واقعات کو یاد کرنے لگا کہ وہاں کس طرح سے کام کیا گیا۔ پھر اس نے اپنے آپ کو سادگی اور فروتنی سے اپنے آپ کو خدا کے رحم اور قدرت پر چھوڑ دیا کہ خداوند باپ تو اپنے بیٹے یسوع مسیح کے نام کو جلال دینے کے لیے مجھے استعمال کرنا۔ جب وہ اس گھر پہنچے جہاں وہ لڑکی تھی تو انہوں نے دیکھا کہ خاندان کے کچھ افراد نے اس لڑکی کو بازوؤں اور ٹانگوں سے پکڑ کر بڑی قوت کے ساتھ زبردستی بستر پر لٹا رکھا تھا۔ اس خاتون کو یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ قریبی گاؤں سے پاسبان کو بلانے کے لیے کسی شخص کو بھیجا گیا ہے۔ مگر یہ لوگ جیسے ہی گھر کے اندر داخل ہوے اس لڑکی نے کمرے کے اندر ہی چلانا شروع کر دیا کہ ''سب مجھے چھوڑ دو مجھے جانے دو، مجھے یہاں سے نکلنا ضرور ہے کیوں کہ 'یسوع کو ماننے والا' ایک شخص آ رہا ہے میں اس کا سامنا نہیں کر سکتی اس کا نام ہے ما۔نا۔سی!''

تب ما۔نا۔سی کمرے میں داخل ہوا اور سب کو سلام کر کے وہ دعا مانگنے لگا اس دوران وہ عورت بہت زور سے چلائی مگر جیسے ہی لڑکے نے دعا مانگنا شروع کی، خداوند کی حمد کا ایک گیت گایا تو وہ بالکل خاموش اور سہم سی گئی تھی۔ تب لڑکے نے پر جلال اور ہر جگہ موجود زندہ خداوند یسوع مسیح کے نام سے بدروح کو حکم دیا کہ اس لڑکی میں سے نکل جا تو وہ فوراً نکل گئی اور وہ عورت بالکل پر سکون ہو گئی اگر چہ وہ کمزوری سے نڈھال ہو رہی تھی مگر وہ دعا کے بعد کافی بہتر ہو گئی اور اس دن کے بعد سے پھر کبھی بھی بدروح گرفتہ نہیں ہوئی۔ اور اس بات پر وہ اور سب بھی حیران ہوئے کہ اس نے اس مسیحی لڑکے کا نام کیسے لیا جب کہ وہ اس سے نہ کبھی ملی اور نہ اس کے بارے میں کسی سے سنا تھا کیونکہ وہ تمام گاؤں ہی بت پرست تھا۔ مگر سب سے بڑھ کر وہ دن ایک ''نئی شروعات'' تھی کیونکہ اس گاؤں کے زیادہ تر لوگ پھر ما۔تا۔سی سے کلام سن سن کر مسیحی ہوتے چلے گئے اور خدا کا کلام تیزی سے اردگرد پھیلتے اور ترقی کرنے لگا۔ اس واقعے سے مجھے نہیں معلوم آپ پر کیا اثرات مرتب ہوں گے مگر مجھے اس نے جھنجھوڑ کر رکھ دیا کہ ہم سب خدا کی قدرت کے بارے میں بہت تھوڑا جانتے ہیں۔ اس کی محبت بے انتہا ہے جس نے عجیب طور سے ہمیں گھیر رکھا ہے۔ میرے عزیزو! اگر ہم واقعی اپنے منجی سے پیار کرتے

ہیں تو ہم کیوں نہ دعا میں اس کے ساتھ وقت گزاریں؟ میرے پیارو آیئے ہم دعا مانگیں تا کہ اس کی محبت کا اندازہ لگا سکیں، کیونکہ ہم کو دنیا پر الزام لگانے یا مجرم ٹھہرانے کے لیے نہیں بھیجا گیا بلکہ دنیا پر اس کی محبت کا اظہار کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے آیئے دعا مانگیں! تا کہ دنیا اپنے نجات کو پہچانے اور نجات پا سکے۔ (یوحنا17:3)

اگر ہم اس کے دوسرے پہلو پر غور کریں تو سوچیے کہ کیا کوئی تنقید کے وسیلے مسیح کے نزدیک آئے گا؟ کیا تنقید کرنے والا مسیح کی مانند نظر آئے گا؟ اس لیے اگر کہیں ہم میں تنقید کی روح موجود ہے تو اسے ایک طرف رکھتے ہوئے، ہر طرح کے الزام لگانے، دوسروں کو برا کہنے یا ان کے کام کو برا کہنے کی سوچ اور عادت کو چھوڑ کر ہم اپنے نجات دہندہ کی محبت کو دوسروں کے ساتھ بانٹیں کیا کلامِ خدا پولُس کے وسیلے یہ نہیں کہتا کہ، "تم میں سے بعض ایسے تھے بھی مگر اب دھل گئے ہو۔۔۔"؟ (ا۔کرنتھیوں11:6) ان باتوں سے ہم سب جان سکتے ہیں کہ برائیاں تلاش کرنا اور تنقید کرتے رہنا شیطان کی طرف سے ہیں۔ کیونکہ یہی الزام لگانے والا ہے۔ بدروح گرفتہ ہونا کوئی انوکھی بات نہیں مگر اس نے اب نئی شکل اختیار کر لی ہے شاید ۔ ہمارے عزیز دوست، احباب، ساتھ کام کرنے والے کئی بار اس طرح کے گناہ سے دوچار ہو سکتے ہیں۔ اور ایسے بہت سے معاملات ہمارے اردگرد ہو سکتے ہیں اور ہمیں ماۃ۔سی کی طرح جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایمان کا قدم اٹھانا پڑے گا اور اس کے لیے دعا سے آغاز کرنا ہوگا اور دعا کی کمک محبت ہوتی ہے جو کبھی بھی "جھنجھلاتی نہیں" (ا۔کرنتھیوں5:13) کیوں کہ خدا تو زمانہ قدیم سے دعاؤں کا جواب دیتا ہے اور نئے زمانے میں بھی وہ تبدیل نہیں ہوا، اور آج بھی وہ دعاؤں کا جواب دیتا ہے جب دل صاف ہے، زندگی پاک ہے، اور ایمان سادگی سے سچائی پر قائم ہے۔ ہم ہی کمزور اور نکمے نوکر ہیں مگر خدا ہمیشہ وفادار ہے اور وہ ہماری ہر ضرورت پوری کرے گا اور ہر طرح کی مشکل میں ہمارا مستعد مددگار ہوگا۔ کیا مجھے وہ چیزیں مل گئی ہیں جن کے لیے دعا مانگی تھی، یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے کیونکہ وہ اپنے بچوں سے بے پناہ عقل مند اور صاحب حکمت ہے ہم تو صرف اس کے کہے پر ایمان رکھنے والے ہیں! "اگر ہمارا دل ہمیں مجرم نہیں ٹھہراتا تو ہمیں خدا کے سامنے دلیری ہوتی ہے اور جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہمیں اس کی طرف سے ملتا ہے کیونکہ کہ ہم اس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں اور جو کچھ وہ پسند کرتا ہے اسے بجا لاتے ہیں۔" (ا۔یوحنا3:21-22)۔

ہم بھی اپنی عادات کو اس کی مرضی کے مطابق ڈھالیں اور پھر دعا میں ٹھہرنا شروع کریں تو ہماری دعائیں یقیناً سنی جائیں گی!

☆☆☆☆☆

باب:10 خدا دعا کا جواب کیسے دیتا ہے؟

How Does God Answer Prayer?

”واہ! خدا کی دولت اور حکمت اور علم کیا ہی عمیق ہے! اس کے فیصلے کس قدر اِدراک سے پرے اور اس کی راہیں کیا ہی بے نشان ہیں!“ (رومیوں 33:11)

خدا کے معاملات کو پورے طور پر ہم سمجھ نہیں سکتے لیکن ہم صرف اس کی اچھائی اور مہربانی پر مکمل بھروسہ رکھتے ہوئے یہ یقین رکھیں کہ وہ ہمارے لیے بھلائی پیدا کر رہا ہے۔ اس لیے ہمیں کسی معاملے میں مشکل پیدا کرنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ پریشانی ہوگی۔ خدا، قادرِ مطلق اور علیم و خبیر ہے اس لیے وہ ہماری دعاؤں کو اچھی طرح سنتا اور جانتا ہے مگر کبھی کبھار مسائل ہماری طرف سے یا دشمن شیطان کی طرف سے ہو سکتے ہیں۔ ہم اپنی تمام تعلیم اور ترقی کے باوجود سب چیزوں کے بارے میں شاید ایک فی صد بھی پورے طور پر نہیں جانتے۔ 1921ء میں ایک بہت بڑے سائنسداں مسٹر ایڈیسن نے کہا تھا کہ، ”ہم نہیں جانتے کہ پانی کیا ہے، روشنی کیا ہے، کششِ ثقل کیا ہے، ہم اپنے پاؤں پر آسانی سے کیسے کھڑے ہوتے ہیں، بجلی کیا ہے، حرارت کیا ہے، مقناطیسیت کیا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ ہم بہت کچھ جان گئے ہیں مگر پھر بھی بہت سی چیزیں ہم نے فرض کر رکھی ہیں۔ یعنی ہم اپنے تمام علم کے باوجود ہم ایک فی صد کا دس لاکھواں حصہ بھی نہیں جانتے۔“ مگر ہم اپنی تمام ناواقفیت کے باوجود ان تمام چیزوں کے استعمال سے واقف ہیں۔ اسی طرح ہم دعا کے متعلق زیادہ کچھ تو نہیں جانتے مگر اس کا استعمال جانتے ہیں اس لیے ہمیں دعا مانگنے سے کوئی چیز روک نہیں سکتی! ہمارے خداوند نے ہمیں دعا مانگنے سے کوئی چیز روک نہیں سکتی! ہمارے خداوند نے ہمیں دعا کے متعلق سکھایا اور ہر وقت دعا مانگنے کا حکم دیا اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اس نے روح القدوس کو بھیجا ہے تا کہ وہ ہمیں سب کچھ سکھائے (یوحنا 26:14) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کیسے ہماری دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔

سب سے پہلا طریقہ یہ ہے کہ، وہ اپنی مرضی کو دعا مانگنے والوں پر ظاہر کرتا ہے۔ اس کا پاک روح ان کے دلوں میں نئے خیالات ڈالتا ہے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ شیطان اور اس کے ساتھ ہمارے ذہنوں میں برے خیالات ڈالنے میں بہت مصروف ہے۔ لیکن خدا بھی اپنے اچھے خیالات ہمارے دلوں میں یقیناً ڈالتا ہے۔ ہم اس تحریر کے ذریعے بھی کچھ ایسا ہی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں! ہم ان کے بارے میں سوچیں کہ سفید کاغذ پر کچھ ٹیڑھے پڑھے سیاہ دھبے اگر ہمیں حصولہ دے سکتے، متحرک کر سکتے، متاثر کر سکتے یا غمگین، دکھی یا گناہ کے بارے میں قائلیت دے سکتے ہیں تو پھر خدا کے خیالات کا کیا کہنا۔ ہم تو لوگوں کے چہروں کے تاثرات اور آنکھوں کے اشارے بھی سمجھ لیتے ہیں تو خدا کے خیالات جو ان گنت طریقوں سے ہم تک

خیالات پہنچا سکتا ہے وہ کتنی اہمیت کے حامل ہیں۔خدا کے خادم نے بحری جہاز کے کپتان کا ایک واقعہ بتاتے ہوئے کہا،''بہت برس پہلے سمندر میں ہم وہیل مچھلیوں کے شکار کے لیے کیپ ہارن کے خطرناک سمندر میں سفر کر رہے تھے۔ایک دن جنوبی ہوا بہت خطرناک تھی کہ دوپہر تک ہم تھوڑا سا ہی سفر طے کر پائے کہ میرے ذہن میں اچانک ایک خیال آیا کہ جتنی مچھلیاں جنوب کی طرف ہیں اتنی ہی شمال کی طرف ہوں گی ہم کیوں ان خطرناک لہروں کا سامنا کر رہے ہیں۔اس خیال کے آتے ہی میں نے جہاز کا رخ شمال کی طرف موڑنا شروع کر دیا اور پھر ایک گھنٹے کے سفر کے بعد ہی ہمارا ایک ساتھی چلایا کہ،سامنے کشتیاں ہیں۔ہمیں چار کشتیاں ملیں جن میں 14 ملاح تھے جو دس دن سے ان میں تھے کیوں کہ ان کا بحری جہاز سمندر میں جل گیا تھا۔صرف وہی زندہ بچ سکے تھے اور بڑی مدت سے خدا سے دعا مانگ رہے تھے کہ خدا ان کو بچائے اور ہم لوگ بروقت پہنچے تھے کیوں کہ اگر ایک دن مزید گزر جاتا تو وہ لوگ شاید ہمیں کبھی مل نہ پاتے اور زندہ بھی نہ بچ پاتے۔ اس کپتان نے مزید کہا کہ میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ ایک مسیحی ہوں اور ہر روز دعا مانگتا ہوں کہ خدایا مجھے کسی کی جان بچانے کے لیے استعمال کر اور اس دن خدا نے ہی میرے ذہن میں جہاز کا رخ تبدیل کرنے کا خیال ڈالا تھا تا کہ وہ میرے وسیلے 14 لوگوں کی زندگیاں بچا سکے۔'' خدا ہمیں بہت کچھ کہنا چاہتا اور بہت سے خیالات ہمارے دلوں میں ڈالنا چاہتا ہے،مگر ہم اپنے کاموں یا اس کے ہی کاموں میں اتنے مصروف ہوتے ہیں کہ اس کی آواز سن نہیں پاتے۔لیکن جب ہم دعا مانگتے ہیں تو خدا کو موقع ملتا ہے کہ ہمارے دلوں میں اپنے خیالات اور اپنی مرضی ڈالے خدا کرے کہ ہمارا رویہ اکثر یہ ہو،''بول اے خداوند تیرا خادم سنتا ہے۔'' خدا نئے خیالات ذہنوں میں ڈال کر بھی دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔ایک بار کلیسیاء کو میں نے فتح مند مسیحی زندگی پر کئی ہفتے سکھانے کے بعد ان سے کہا کہ اج سے آپ لوگ آپس کے تمام جھگڑوں کو چھوڑ دیں تا کہ حقیقی طور پر پاک زندگی بسر کر سکیں۔کلیسیاء کی ایک بہن نے گھر جاتے ہی خوب دعا کی اور اپنی بہن کو خط لکھا جو دوسرے شہر میں رہتی تھی جس سے کسی بات پر یہ بہن اس سے 20 برس سے ناراض تھی۔اگلے ہی دن اس بہن کی طرف سے بھی اسے ایک خط ملا جس میں اس نے معافی مانگی تھی اور میل جول مکمل کرنا چاہتی تھی۔کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ خدا نے معافی مانگنے کی خواہش اس کے دل میں پہلے کیوں پیدا نہ کی؟ شاید اس لیے کہ پہلی بہن معاف کرنے کے لیے تیار بھی تو ہوتی۔لیکن اس واقع سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ خدا کسی ایک کی دعا کے وسیلے بھی نجانے کہاں کب اور کیسے کام کرتا ہے۔ خدا کی بڑی خواہش ہے کہ ہم دعا مانگیں۔اس سے بے شمار واقعات سے تاریخ بھری پڑی ہے۔ایک بار ہماری ہفتہ وار دعائیہ میٹنگ کے اختتام پر ایک بہت ہی دعا گو بہن نے اٹھ کر

ہم سب سے درخواست کی کہ اس کے شوہر کے لیے دعا مانگی جائے جو کسی بھی عبادت میں جانا پسند نہیں کرتا۔ دعائیہ راہنماؤں نے فوری سب کو دعا مانگنے کے لیے کہا، بہت بوجھ کے ساتھ دعا مانگی گئی۔ ہم ابھی دعا مانگ ہی رہے تھے کہ اس بہن کا شوہر دعائیہ ہال میں آ گیا اور پھر ہمیشہ دعائیہ میٹنگ میں آنے لگا۔ گھر واپس جاتے ہوئے اس نے بیوی سے پوچھا کہ سب کس کے لیے دعا مانگ رہے تھے اس کی بیوی نے کہا ایک ساتھی کے شوہر کے لیے تب وہ کہنے لگا کہ وہ یقیناً نجات پائے گا۔ لیکن وہ رات کو سو نہ سکا اور بیوی کو جگا کر بولا کہ وہ اس کے لیے دعا مانگے اور آخر اس نے توبہ کی اور نجات پائی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب ہم دعا مانگتے ہیں تو خدا کام کرتا ہے!

ایک امیر کسان روز اپنے خاندان کے ہمراہ کھانے کے میز پر دعا مانگتا تھا۔ ایک دن اس کسان نے دعا مانگی کہ خداوندان کے پڑوس کے خاندان کی مدد فرما کر وہ بھوکے نہ رہیں۔ دعا جیسے ہی ختم ہوئی تو اس کے چھوٹے بیٹے نے کہا ابو جی اس بات کے لیے ہم خدا کو کیوں کہہ رہے ہیں یہ کام تو آپ آسانی سے کر سکتے ہیں ان کو اپنے ساتھ کام پر لگا لیں اور ان کو اچھی تنخواہ دینا شروع کر دیں اور آج کے لیے ان کو کھانا گھر سے دیا جا سکتا ہے۔ اس کا باپ بہت خوش ہوا اور سب نے خدا کی آواز اور دعا کے جواب کو پہنچانا اور ویسا ہی عمل کیا تو پڑوس کا خاندان بھی خوشحال ہو گیا اور دونوں خاندان مل کر مزید خاندانوں کی ترقی کا باعث بنتے گئے۔ ایک بار ایک نوجوان جو نیا مسیحی ہوا تھا وہ پاسبان کے پاس گیا اور کہا کہ مجھے خدمت میں استعمال کریں۔ انہوں نے پوچھا تمہارا کوئی گہرا دوست ہے؟ لڑکے نے جواب دیا جہ بالکل ہے۔ کیا وہ مسیحی ہے؟ جب پاسٹر صاحب نے پوچھا تو وہ کہنے لگا کہ نہیں وہ مسیحی نہیں ہے بہت لاپرواہ ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ جا کر اس کو انجیل کا پیغام سناؤ تا کہ وہ مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کر سکے۔ تب لڑکا کہنے لگا نہیں پاسٹر صاحب میں ایسا نہیں کر سکوں گا اس کے علاوہ مجھے کوئی کام دیں۔ پھر پاسٹر صاحب نے کہا کہ تمہیں دو وعدے مجھ سے کرنے ہوں گے۔ پہلا یہ کہ تم اپنے دوست سے اس کی نجات کے متعلق کوئی بات نہیں کرو گے اور دوسرا یہ کہ تم روزانہ بلاناغہ اس کی نجات کے لیے خدا سے دعا مانگو گے۔ ٹھیک ہے جناب اس بچے نے خوش ہو کر کہا، یہ کام میں آسانی سے کر لوں گا۔ ابھی دو ہفتے بھی نہیں گزرے تھے کہ وہ لڑکا بھاگتا ہوا پاسٹر صاحب کے دفتر پہنچا اور کہنے لگا کہ کیا آپ مجھے اپنے وعدے سے آزاد کریں گے؟ تا کہ میں اپنے دوست سے نجات کے متعلق بات کر سکوں۔ جب اس نے خدا سے دعا مانگنا شروع کی تو خدا نے اس کو ہی حوصلہ دیا کہ وہ اپنے دوست کی نجات کا باعث بنے اور اس کو انجیل کا پیغام سنائے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں تیرہ برس کا تھا تو میں نے دعا کی مشنری خدمت کے لیے مجھے 20 سبسکرائب

کرنے والے یعنی ہم خیال ساتھی مل جائیں اور آخرکار جس دن مشنری خدمت کے لیے جانا تھا اس سے رات پہلے پورے 20 افراد نے اس خدمت میں شمولیت اختیار کی۔ خدا نے دعا کرنے کے لیے میرے ایمان میں خوب اضافہ کر دیا تھا۔ ایک دن ایک پاسٹر صاحب جو برطانیہ میں خدمت کرتے تھے انہوں نے اپنی کلیسیا کے لوگوں میں اعلان کیا کہ ان سب کو ایک ایک بڑے مرد یا عورت کے لیے دعا مانگنا ہے جس کو وہ جانتے ہیں اور پھر جا کر یسوع کے بارے میں بتانا ہے۔ صرف چھ افراد ہی تیار ہوے۔ جب پاسٹر صاحب گھر پہنچے تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ یہ کام وہ خود بھی کریں گے صرف کلیسیا پر نہیں چھوڑیں گا۔ انہوں نے سوچا علاقے میں برا شخص کون ہے وہ تو کسی کو ایسا نہیں مانتے تھے خیر انہوں نے جا کر تحقیق شروع کی اور ایک سخت گیر شخص ان کو گلی میں نظر آیا انہوں نے اس سے پوچھا کیا تم علاقے کے سب سے برے شخص ہو؟ اس نے کہا نہیں، سب سے برا شخص مکان نمبر 7 میں رہتا ہے۔ وہاں جا کر دروازہ کھٹکھٹانا شروع کیا اور دروازہ کھلنے پر کہا، کیا تم میرے علاقے کے سب سے برے شخص ہو؟ اس شخص نے جواب دیتے ہوئے کہا، جس نے ایسا کہا ہے اس کو میرے پاس لے آؤ میں اس کو بتاؤں گا کہ سب سے برا کون ہے۔ اس نے مزید کہا کہ اس گلی کے آخر میں سب سے برا شخص رہتا ہے تب پاسٹر صاحب وہاں گئے اور جا کر دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی کہ اندر آ جاؤ! اندر ایک آدمی اور اس کی بیوی تھے۔ پاسٹر صاحب نے کہا معافی چاہتا ہوں میں اس علاقے میں موجود کلیسیاء کا پاسبان ہوں اور مجھے اس علاقے کے سب سے برے شخص کی تلاش ہے۔ مجھے اس کو کچھ بتانا ہے۔ کیا آپ ہی وہ شخص ہیں؟ وہ شخص اپنی بیوی کی طرف مڑا اور بولا میں نے پانچ منٹ پہلے جو کچھ تمہیں بتایا تھا وہ اس شخص کو بتاؤ۔ وہ کہنے لگی، آپ ہی بتائیں۔ تب وہ شخص کہنے لگا کہ میں بارہ ہفتوں سے مسلسل شراب نوشی کر رہا تھا اور یہ ایک بیماری ڈی ٹی بن گئی ہے یعنی بے پناہ شراب نوشی کرتا، اب میں خود اس سے تنگ آ گیا ہوں کیوں کہ میں گھر میں بھی سارا دن یہی کام کرتا تھا، اور بیوی سے ابھی یہی کہہ رہا تھا کہ اس کام کو رکنا چاہیے ورنہ میں خود اس کو روک دوں گا اور اپنے آپ کو دریا میں ڈبو دوں گا۔ تبھی آپ نے دروازہ بجایا۔ جناب میں ہی سب برا آدمی ہوں۔ آپ مجھ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ تب پاسٹر صاحب نے اس سے کہا کہ، آپ کو خودکشی کی ضرورت نہیں بالکہ یسوع مسیح کی ضرورت وہ آپ کو بھی نجات دینا چاہتا ہے۔ وہ سب سے برے شخص کو سب اچھا فرد بنانے کی قدرت رکھتا ہے۔ اس نے مجھے ایسا بنایا۔ وہ آپ کو بھی ایسا بنا دے گا۔ وہ شخص حیران ہو کر بولا کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں کیا وہ بدل کر اچھا انسان بن سکتا ہے؟ پاسٹر صاحب نے کہا، جی ہاں یقیناً وہ ایسا کر سکتا ہے اور کرے گا۔ آپ گھٹنوں کے بل ہو جائیں اور اس سے دعا مانگیں۔ وہ فوراً گھٹنوں کے بل ہو گیا اور اسی دن دونوں میاں بیوی نے توبہ کی اور

نجات پائی۔ وہ پرانا شرابی اب ایک زبردست مسیحی اور خادم بن چکا ہے اور بہت سے شرابیوں کو خداوند یسوع کے پاس لانے کا بہترین ذریعہ بنا ہوا ہے۔

خدا پر ایمان رکھیے وہ دعاؤں کا جواب دیتا، بروں کو بدل کر اچھے بناتا، بیماروں کو شفا دیتا، جہاں بارش نہیں وہاں برساتا، موسم کو بحال کرتا، دھند ہٹا دیتا، اور ہر مصیبت کو ٹال دیتا ہے۔ صرف آپ کو دعا مانگنے کی ضرورت ہے۔ خدا کی حکمت لامحدود ہے وہ کسی کو بھی کسی طرح استعمال کر سکتا ہے۔ وہ شفا کے لیے ڈاکٹروں کو استعمال کرتا اور کہیں صرف دعا سے ہی بیماریوں کو دور کر دیتا ہے۔ اور کہیں بیماری کے وسیلے ہی اپنا جلال ظاہر کرتا رہتا ہے۔ ایک ماں اپنے بگڑے ہوئے بیٹے کے لیے دعا مانگتی رہی کہ وہ ہمیشہ اس کے پاس رہے مگر وہ روم جانا چاہتا تھا۔ وہ دن رات اس کے لیے دعائیں مانگتی رہی مگر وہ روم چلا گیا اور وہ ماں سوچتی رہی کہ خدا نے اس کی دعا کو کیوں نہیں سنا۔ لیکن جب وہ لڑکا روم گیا تو وہاں اسے ایک پاسٹر صاحب مل گئے اور کچھ ہی دن کے بعد اس لڑکے نے ان کے وسیلے مسیح خداوند کو اپنا نجات دہندہ مان لیا اران کے ساتھ مل کر خدا کی خدمت بھی کرنے لگا۔ کیوں کہ خدا ہم سے بہتر جانتا ہے کہ کس کی دعا کا جواب کیسے دینا ہے۔ خدا ہمیں سست اور کاہل نہیں بنانا چاہتا اس لیے وہ ہمیں کھانا اور پانی فراہم کرتا ہے تاکہ ہم خود اس کو کھائیں اور پئیں۔ خدا اور بارش برساتا اور فصل اگاتا ہے لیکن زمین تیار کرنا، ہل چلانا، بیج بونا، اور فصل کاٹنا ہمارا کام ہے۔ اس لیے دعا مانگنا ہمارا کام ہے جو خدا کا کام ہے وہ خدا اچھی طرح سے کرنا جانتا ہے۔ ڈاکٹر فاسڈک نے یہ باتیں بڑی خوبصورتی سے بیان کی ہیں۔ وہ پہاڑوں کو ماربل سے بھر دیتا ہے مگر چرچ تو ہمیں ہی تعمیر کرنا ہے۔ وہ چٹانوں میں دھاتوں کو رکھتا ہے مگر ان کو نکال کر استعمال کرنا ہمارا کام ہے کیوں کہ اس کے لیے اس نے ہمیں حکمت بھی دے رکھی ہے۔ اسی طرح وہ کہتا ہے ''مانگو تو تم کو دیا جائے گا۔'' آیئے ہم اپنے حصے کا کام یعنی مانگنا تو شروع کریں تب خدا اپنے حصے کا کام یعنی دینا شروع کرے گا۔ خدا کے سورما ہمیشہ دعائیہ سورما ہوتے ہیں۔ ایک خاتون مشنری لکھتی ہیں کہ دعائیہ ہائیڈ کے بارے میں ایک بات مشہور ہے وہ جس شخص سے بھی مل کر بات کرتے وہ ضرور خداوند کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیتا تھا۔ اور جب کبھی کوئی فوری طور پر تبدیل نہ ہوتا تو وہ واپس اپنے دعائیہ کمرے میں جا کر دعا میں بیٹھ جاتے اور جب تک ان پر ظاہر نہ ہوتا کہ وہ شخص تبدیل ہوگا وہ دعا سے نہ اٹھتے۔ خدا کا روح ہمیں دعاؤں میں قوت بھی فراہم کرتا ہے تاکہ ہم موثر دعائیں مانگ سکیں۔ اب سوال یہ نہیں رہا کہ خدا دعاؤں کا جواب کیسے دیتا ہے؟ بلکہ سوال یہ ہے کہ کیا میں واقعی دعا مانگتا ہوں؟ خدا نے قدرت کا انمول خزانہ دعا کے وسیلے ہمارے حوالے کیا ہے۔ میرے عزیزو! آیئے ہم مسیح کے زور میں زور آور بنیں اور خدا پر بھروسہ کریں اس کے کلام کو پڑھتے جائیں اور اس پر بھروسہ کرنے میں بڑھتے جائیں اور خدا کو موقع دیں کہ وہ آپ کو دعائیہ دل عطا کرے اور اپنی مرضی آپ پر ظاہر کرے۔ اس لیے دعا مانگیں۔

☆☆☆☆☆

باب:11 دعا میں رکاوٹیں

Hinderances to Prayers

دعا مانگنے میں ہمیں بہت سی رکاوٹوں کا سامنا ہوتا ہے ہم فضل کے تحت کے پاس جلدی پہنچ نہیں پاتے۔ لیکن کیا آپ جانتے ہیں جیسے پہلے بتایا گیا ہے کہ بہت سی رکاوٹیں ہماری اپنی پیدا کرداہ ہوتی ہیں۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم دعا مانگیں اور شیطان چاہتا ہے کہ ہم دعا نہ مانگیں، اس لیے وہ ہر حربہ آزماتا ہے کہ دعا میں رکاوٹ ڈالے لیکن اب ہم نے کیا کرنا ہے؟ کیا ہم اس سے ڈرتے رہیں گے اور دعا نہیں مانگیں گے؟ کیا ہم اپنی رکاوٹوں کو تکتے رہیں گے؟ ہرگز نہیں! ہمیں ڈرنا نہیں بلکہ ہمیں فکرمند ہوئے بغیر اپنے خداوند کو تکتے رہنا ہے اور دعا مانگنا ہے۔ خدا کے پاک فرشتے گرے ہوئے تمام فرشتوں اور بد ارواح سے طاقتور ہیں۔ اس لیے توجہ دیں اور خدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے دعا مانگیں۔ تمام شیطانی خیالات اور رکاوٹ بننے والی سوچوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے صرف دعا مانگیں۔ انسان کا سب سے بڑا مخالف وہ خود بھی ہوتا ہے۔ لیکن خدا کے فرزند بننے کا مطلب ہے کہ خود سے دشمنی چھوڑ دیں اور دعا مانگنا شروع کریں کیونکہ خدا کے فرزند ہوتے ہوئے ہمیں دعا مانگنا ضرور ہے۔ سوال یہ ہے کیا ہم نے دل میں کسی برائی کو جگہ تو نہیں دے رکھی؟ کچھ باغی خیال دل میں چھپے بیٹھے تو نہیں؟ خدا دعا کا جواب اسی رکاوٹ کی وجہ سے نہیں دے پا رہا ہوتا۔ ہماری برکات رکی ہوتی ہیں کیونکہ کہ ہم خدا کے اصول کے مطابق کام نہیں کر رہے ہوتے۔ ہمیں اپنے ساتھ اور خدا کے ساتھ بھی دیانت دار ہونے کی ضرورت ہے۔ کیا ہم پہلے یہ دعا مانگ سکتے ہیں کہ ''اے خدا مجھے جانچ''؟ کہیں کوئی سوچ خدا کی برکات کو روکنے کا سبب تو نہیں بنی ہوئی۔ جس کا دل خداوند یسوع مسیح میں قائم ہے اس کو دعا میں کوئی پریشانی نہیں۔ گناہ کوئی بھی ہو وہ دعاؤں کو روکنے کے لیے کافی ہے۔ شمالی افریقہ میں مسلم لوگ کہتے ہیں کہ ''جب تک پاکیزگی نہیں تب تک کوئی نماز نہیں ہوسکتی اور جب تک نماز نہیں تب تک آسمان کا آبِ حیات نہیں پی سکتے۔''

اب آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ غیر اقوام بھی کلامِ مقدس کی اس سچائی سے واقف ہیں کیونکہ بائبل مقدس میں یہ سچائی واضح طور پر لکھی ہوئی ہے۔ کہ کوئی بھی شخص گناہ اور دعا دونوں کو بیک وقت اپنی زندگی میں نہیں رکھ سکتا۔ ڈاؤد نبی نے بھی صدیوں پہلے یہ سچائی ظاہر کی تھی کہ، "**اگر میں بدی کو اپنے دل میں رکھتا تو خداوند میری نہ سنتا۔**" (زبور 18:66)

یسعیاہ یہ کہتا ہے، "**بلکہ تمہاری بدکرداری نے تمہارے اور تمہارے خدا کے درمیان جدائی کردی ہے اور تمہارے گناہوں نے اسے تم سے روپوش کیا ایسا کہ وہ نہیں سنتا۔**" (یسعیاہ 2:59) اب ہم پر واضح ہو چکا ہے کہ ہمارا

ہی گناہ ہماری دعا میں رکاوٹ کا باعث ہوتا ہے، شاید یہ گناہ زیادہ بڑے نہیں سمجھے جاتے مگر یہ بہت بڑی رکاوٹ ہیں:

شک: غیر یقینی سے دا مانگنا سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ خداوند یسوع نے کہا کہ "پاک روح دنیا کو گناہ کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا اس لیے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔" (یوحنا 9:16) ہم اپنے آپ کو پرکھیں تو ہم میں بہت سے شکوک خداوند کے بارے میں پائے جاتے ہیں۔ یعقوب اپنے خط میں واضح کہتا ہے کہ " شک کرنے والا خداوند سے کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔" (یعقوب 1:6-9) کچھ مانگتے ہی نہیں اس لیے نہیں ملتا اور کچھ مانگ کر شک کرتے ہیں اس لیے انہیں نہیں ملتا۔ آپ دیکھیں کہ ہم لوگ خداوند کی حمد و تعریف میں آسمان و زمین کے ملا دیتے ہیں مگر اس کی عظمت اور قدرت پر یقین نہیں رکھتے ورنہ شک و شبہ تو چمکتے سورج کے سامنے دھند کی طرح غائب ہو جائیں۔ ابرہام نے خدا کی ہر بات کا یقین کیا کہ " جو کچھ وہ کہتا ہے وہ کرتا ہے اور کر سکتا ہے اس لیے بغیر شک کیے خدا پر ایمان رکھتے ہوئے خدا کے نام کی تمجید کی۔" (رومیوں 4:20-21) تو پھر باپ ابرہام کی طرح بغیر شک کیے دعا مانگنا شروع کریں کہ آپ کی سنی جائے گی۔ اور خدا باپ کی محبت کے سامنے معمولی سے شک کی کیا وقعت ہے؟

خودغرضی: تمام گناہوں کی جڑ یہی ہے۔ ہم اپنے ''نیک کاموں'' کو کرنا بہت پسند کرتے ہیں۔ اپنی پسند کی چیزوں کو چھوڑنا ہمیں بہت پسند ہے۔ حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ ایک بھرا ہوا ہاتھ مسیح سے کیا چیز حاصل کر پائے گا۔ خداوند نے دعا کا جو طریقہ سکھایا اس میں پہلی بات ''ہمارے باپ'' ہے پھر ہمیں دے ۔۔۔ ہمیں معاف کر۔۔۔ ہمیں چھڑا۔'' خودغرضی دراصل گھمنڈ ہے جو دعا میں بہت بڑی رکاوٹ ہے کیوں کہ دعا تع حلیم اور خاکسار بنانے والی چیز ہے۔ اس لیے ہم غرور کو اس کے بدصورت بھائی حسد کے ساتھ مل کر اپنی دعائیہ زندگی کی خاک میں نہیں ملانے دیں گے! ہماری خواہشات جو گھمنڈ کے باعث ہوں کہیں ہم ان کے لیے دعائیں نہ مانگتے رہیں۔ جیسے کلام میں فرمایا گیا ہے کہ،"اس نے ان کی مراد تو پوری کردی مگر ان کی جان کو سکھا دیا۔" (زبور 106:15)

اے خدا ہیں خودغرضی سے بچا، ۔۔۔ گھمنڈ اور حسد سے بچا! اسی طرح دوسروں پر تنقید کرنا بھی خودغرضی کے زمرے میں آتا ہے۔ ہم مسیح کی مانند بنیں کیونکہ وہ دوسروں پر بہت کم تنقید کرتا تھا۔ جو تنقید کرتے رہتے ہیں وہ مسیح خداوند سے اکثر دور ہوتے جاتے ہیں۔ یہ ہمارے صلح کے بکتر کو چیر کر کمزور کر سکتی ہے۔ صلح جو بنیں اور خداوند میں زور آور بنیں۔ کیونکہ "محبت مہربان ہے اور سب کچھ سہہ لیتی ہے۔" (۱۔کرنتھیوں 13:4)

کیا ہم ایسا کریں گے؟ اور کیا ہم ایسے ہیں؟ "ہمارے پاس تو مقدسوں کو ایک ہی بار سونپا گیا قیمتی ایمان ہے۔" (یہوداہ 3) جو کچھ کہیں محبت سے کہیں۔

دعا گو ہائیڈ نے کیا کہا تھا کہ، ایک تنقیدی سوچ ہماری زندگی کی پاکیزگی کو بآسانی ختم کرسکتی ہے۔ کیونکہ یہ ہماری عزت اور انا کا معاملہ ہے اس لیے یہ بہت عزت دار گناہ ہے۔ میرے عزیز و مسیح کی محبت بھر روح سے معمور ہوتے جائیں۔ ہمارے خداوند نے سب کی باتیں، طعنے اور مخالفتیں برداشت کیں مگر شکایت نہیں کی بلکہ معاف کیا۔ اپنی خودغرضی کو ہمیں تخت سے ہٹانا ہوگا اور مسیح بادشاہ کو دل کے تخت پر بٹھانا ہوگا۔ (حزقی ایل 3:14)

جب ہمارا مقصد مکمل طور پر خدا کو جلال دینا ہوگا تو خدا ہماری دعاؤں کو سن کر ضرور جواب دے گا۔ مسیح ہماری خواہش ہو نہ کہ مسیح کی نعمتیں تو دعاؤں کا جواب ملے گا۔

"خداوند میں مسرور رہ اور وہ تیرے دل کی مرادیں پوری کرے گا۔" (زبور 4:37)

جب ہمارے دل ہمیں گناہ گار نہیں ٹھہراتے تو ہمیں خدا کے سامنے دلیری ہوتی ہے اور جو کچھ ہم مانگتے ہیں ہمیں ملتا ہے کیوں کہ ہم اس کے حکموں کو مانتے اور جو کچھ اس کی نظر میں اچھا ہے وہ کرتے ہیں۔ (ا۔ یوحنا 3:21-22)

اس کے ساتھ ہی مسیحیت کے ابتدائی دنوں سے ہی ایسے مسیحی رہے ہیں جن کو مانگنے پر نہیں ملتا تھا کیوں کہ اپنے عیش پر خرچ کرنا چاہتے تھے۔ (یعقوب 3:4)

اس کے ساتھ ہی مسیحیت کے ابتدائی دنوں سے ہی ایسے مسیحی رہے ہیں جن کو مانگنے پر نہیں ملتا تھا کیوں کہ اپنے عیش وعشرت پر خرچ کرنا چاہتے تھے۔ (یعقوب 3:4)

محبت نہ رکھنا دعا میں سب سے بڑی رکاوٹ کا باعث ہوسکتا ہے۔ محبت کرنے والا دل ایمان رکھنے والا دل ہوگا۔ دعا کی روح یقیناً محبت کی روح ہے۔ شفاعت کرنا دراصل محبت کو دعا کی صورت میں پیش کرنا ہے۔ جو محبت زیادہ رکھتا ہے وہ دعا زیادہ کرتا ہے۔ ہم خدا سے محبت کرنے کا دعویٰ کریں اور ان سے نفرت کریں جن سے خدا پیار کرتا ہے یہ کیسے ممکن ہے؟ خداوند نے ہمیں حکم دیا ہے کہ "اپنے دشمنوں سے پیار کرو"۔ کیا ہم ایسا کرتے ہیں؟ جو تمہیں ستاتے ہیں ان کے لیے دعا کرو تا کہ "تم اپنے باپ کے بیٹے ٹھہرو جو آسمان پر ہے۔" (متی 5:44-45) یہ حکم صرف عمومی مسیحیوں کے لئے نہیں بلکہ سب نامی گرامی مسیحیوں کے لیے بھی ہے۔ ہماری روزمرہ زندگی ہماری دعائیہ زندگی کا عکس ہوتی ہے۔ اگر ہم معاف کریں گے تو معاف کیے جائیں گے۔ (متی 6:15)

میرے عزیز و آپ میں سے کتنوں نے اپنے دشمنوں کو معاف کیا یا ان دوستوں کو معاف کیا جن سے آپ ناراض تھے؟ خداوند نے بڑی وضاحت سے کہا تھا کہ اگر ہمیں یاد آئے ہمارے بھائی ہم سے ناراض ہے تو ہماری قربانی بھی قبول نہ ہوگی۔ (متی 5:23) بائبل مقدس بتاتی ہے کہ جب ایوب نے اپنے دوستوں (جن کو وہ شاید دشمن

سمجھ رہا تھا) سے الجھنا چھوڑ دیا تو خداوند نے ''اس کی مصیبت'' کو بدل دیا اور پہلے دوگنا دیا۔ (ایوب 10:42)۔ ہم اپنی زندگی سے اپنی دعاؤں میں خود رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ ہماری گھریلو زندگی ہماری دعائیہ زندگی میں رکاوٹ بنی ہوسکتی ہے۔ محبت کو اپنایئے اور آپ کی دعائیں سنی جائیں گی اور قبول ہوں گی۔ (ا۔کرنتھیوں 13) اپنے حصے کا کام نہ کرنا بھی دعا میں بہت بڑی رکاوٹ ہوسکتا ہے۔ پولُس کا دل کُڑھتا تھا جب اس نے بتوں سے بھرا شہر دیکھا۔ (اعمال 16:17)۔

جب ہم دعا کریں کہ ''تیری بادشاہی آئے'' اور اس کے لیے اپنے حصے کا کوئی کام نہ کریں تو یہ وفاداری نہیں لگتی، خلوص نہیں لگتا۔ اس میں اپنی محبت، اپنے وسائل اور اپنی دعائیں بھی شامل کریں۔ کسان کے بچے کی گواہی کو یاد کریں کہ جو کام وہ خود کر سکتے تھے وہ دعائیں کر رہے تھے تو خدا نے ان پر جواب ظاہر کر دیا۔

صرف پوشیدگی میں دعا کرنا بھی کئی بار رکاوٹ بن سکتا ہے۔ ہمیں اجتماعی دعائیں بھی کرنی ہیں، خاندانی دعائیں اور کلیسیائی دعائیں بھی کرنی ہیں۔ کیونکہ جہاں دو یا تین اس کے نام پر جمع ہوں وہ ان کے درمیان ہے۔ (متی 18:19-20) ہماری کلیسیائیں بھی ایسے ہی مسائل سے دوچار ہیں، کیونکہ دعائیں اور دعائیہ میٹنگز کم ہیں۔

ہم خداوند کی حمد کرتے ہوئے اس کے حضور آئیں۔ (زبور 100:4) دعائیہ ہائیڈ کئی بار ایک دن میں چار چار جانوں کو مسیح کے لیے جیتتا اور جسے وہ ایسا نہ کر پاتا وہ کھاتا نہ کھاتا اور مسلسل دعا کرتا رہتا اور خدا اور خدا سے مانگتا کہ رکاوٹ کی وجہ کیا ہے تو خداوند نے ظاہر کیا کہ خوش رہو! خداوند میں خوش رہو۔ تب اس نے خداوند کی حمد کو بلاناغہ دعا کا حصہ بنا لیا۔ کیوں خدا کی یہی مرضی ہے۔ (ا۔تھسلنیکیوں 5:16-18)۔ خدا کی مرضی ہے کہ ہم خوش رہیں پھر دعا مانگیں اور آخر میں شکرگزاری کریں۔

کوئی بھی شخص چھوٹے فاصلے کے لئے تیز دوڑ سکتا ہے مگر میلوں تک تیز دوڑنا ایک جنگ لڑنے کے برابر ہے۔ اسی طرح بہت سے لوگ جذبات میں آ کر دعا شروع کر لیتے ہیں مگر بلاناغہ دعا کرتے رہنا صرف خدا کے روح کی مدد سے ہی ممکن ہے۔ انسانی بدن کمزور ہے اس لئے تھک جاتا ہے۔ محض جسمانی عقیدت اپنانا گھونگھے کی فطرت کی طرح ہے جو چلتے رہنے پر پگھل کر ختم ہو جاتا ہے۔ نفسانی سوچ والے دعا میں زیادہ دن نہیں چل سکتے اور جلد ہی اُکتا جاتے ہیں۔ مگر جب خدا کا روح دعا میں مدد کرتا ہے تو وہ جواب حاصل کرنے تک دعا میں اور زور اور قوت عطا کرتا ہے۔ یعنی جب دروازہ زیادہ دیر تک بند رہے تو دعا کے وسیلے اس کو کھٹکھٹانے کی قوت بھی زیادہ ملتی جاتی ہے۔ اور جتنی جلدی فرشتہ جانے کی جلدی کرتا ہے اتنی ہی مضبوطی سے یہ شخص اس کا دامن تھام لیتا ہے اور کہتا ہے کہ جب تک تو مجھے برکت نہ دیں تجھے ہرگز جانے نہ دوں گا۔